عقل و نقل سے فائق ڈاکٹر ذاکر نائیک

قرآن وسنت اور جید علماء کرام کے کلام کی روشنی میں

(حصہ دوم)

" اہل کتاب و دیگر ادیان کی مقدس کتب "

ترجمہ، جمع وترتیب

طارق علی بروہی

امام بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں :

باب نبی اکرم (ﷺ) کا فرمان "اہل کتاب سے دین کی کوئی بات نہ پوچھو" :

ہم سے موسی بن اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے بیان کیا کہ تم اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں کیوں پوچھتے ہو جبکہ تمہاری کتاب جو رسول اللہ (ﷺ) پر نازل ہوئی وہ تازہ بھی ہے اور محفوظ بھی اور تمہیں اس نے بتا بھی دیا ہے کہ اہل کتاب نے اپنا دین بدل ڈالا اور اللہ کی کتاب میں تبدیلی کر دی اور اسے اپنے ہاتھ سے از خود بنا کر لکھا اور کہا کہ یہ اللہ تعالی کی طرف سے ہے تاکہ اس کے ذریعہ دنیا کا تھوڑا سا مال کمالیں۔ تمہارے پاس (قرآن وحدیث کا) جو علم آیا ہے کیا وہ تمہیں ان سے پوچھنے سے روکتا نہیں؟! اللہ کی قسم! میں تو نہیں دیکھتا کہ اہل کتاب میں سے کوئی تم سے اس کے بارے میں پوچھتا ہو جو تم پر نازل کیا گیا ہو۔

(صحیح بخاری حدیث ۷۳۶۳ کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کا بیان)

انتباہ

اہم نوٹ

کتاب ھذاایک آن لائن کتاب ہے جو ویب سائٹ اصلی اہل سنت ڈاٹ کام کے لئے شائع کی گئی ہے۔اس کتاب کو خصوصی طور پر انٹرنیٹ پر رکھنے کے لئے مرتب کیا گیا تا کہ اس کی باآسانی نشرواشاعت ہوسکے۔فی الوقت ہمارے علم کے مطابق اس سے پہلے یہ ترجمہ وترتیب اس کی اصل عربی/انگریزی سے کہیں اور موجود نہیں۔چونکہ اس کتاب کو مفت آن لائن تقسیم کے لئے جاری کیا جارہاہے لہٰذااس کی ذاتی یا تبلیغی مقاصد کے لئے پرنٹ ،فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذریعہ سے محض اس کے مندرجات نشر کرنے کی اجازت مرحمت کی جاتی ہے لیکن اسے منافع کمانے کے لئے چھاپنے (پبلش) کرنے کی اجازت نہیں الا یہ کہ اصل پبلیشرز سے پیشگی اجازت طلب کی جائے اور اس کی اجازت دے دی جائے۔

نام کتاب : عقل و نقل سے فائق ڈاکٹر ذاکر نائیک (حصہ دوم)

ترجمہ، جمع وترتیب : طارق علی بروہی

صفحات : ۴۸

ناشر : اصلی اہل سنت ڈاٹ کام

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	کتبِ اہلِ کتاب پڑھنے کا حکم	۵
	شیخ محمد بن صالح العثیمین (رحمۃ اللہ علیہ)	۵
۲	اسرائیلیات	۷
	شیخ محمد بن صالح العثیمین (رحمۃ اللہ علیہ)	۷
	تعریف اسرائیلیات اور اس کی اقسام	۷
	اسرائیلیات سے متعلق علماء کرام کا مؤقف	۱۰
	شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ (رحمۃ اللہ علیہ)	۱۱
۳	ڈاکٹر ذاکر نائیک اور بائبل و دیگر ادیان کی کتابوں سے تعلق	۱۴
	شیخ یحییٰ بن علی الحجوری (حفظہ اللہ)	۱۴
	عیسائیت قبول کرنے کا چیلنج	۱۴
	دعوتِ دین کے لئے بائبل پڑھنے کی ترغیب!	۲۰
	کیا ہمیں ہر مسئلہ کی دلیل کی لئے بائبل کی طرف رجوع کرنا چاہیے!	۲۲
	کفار قرآن پر ایمان نہیں لاتے اسی لئے انہی کی مقدس کتابوں سے دلائل دیئے جائیں	۲۶
	بائبل کے حوالوں سے نماز کا بیان	۲۸
	ہندوؤں کی کتابوں اور قرآن کریم میں یکسانیت ثابت کرنا	۳۱
	شیخ ابو عمرو عبدالکریم الحجوری (حفظہ اللہ)	۳۸
	شیخ یحییٰ بن علی الحجوری (حفظہ اللہ)	۴۱
	مختلف تعریفات کے تحت اپنے آپ کو یہودی، عیسائی اور ہندو کہلوانا	۴۱

	شیخ ابو عمرو عبد الکریم الحجوری (حفظہ اللہ)	۴۵
	غیر مسلموں کی کتابوں سے اتمامِ حجت کرنا	۴۵
	مشکلات و تنازعات کے حل کے لئے بائبل کی جانب رجوع کیا جائے!!!	۴۶
	ہندوؤں کی کتابیں بھی مقدس و مستند ہیں	۴۸

کتبِ اہلِ کتاب پڑھنے کا حکم

شیخ محمد بن صالح العثیمین (رحمۃ اللہ علیہ)

سوال: احسن اللہ الیکم، سوال ہے کہ دیگر آسمانی کتابوں کو پڑھنے کا کیا حکم ہے جبکہ ہم ان کا تحریف شدہ ہونا جانتے بھی ہیں؟

جواب: اولاً ہم پر یہ جاننا واجب ہے کہ ایسی کوئی آسمانی کتاب نہیں جس کی قرات یا پڑھنے سے ہم اللہ تعالی کی عبادت کا قصد کریں اور نہ ہی کوئی ایسی کتاب ہے جس کی شریعت کے مطابق انسان اللہ تعالی کی عبادت کرے سوائے ایک کتاب کے جو کہ قرآن مجید ہے۔ کسی کے لئے حلال نہیں کہ وہ انجیل وتورات کا مطالعہ کرے۔ رسول اللہ (ﷺ) سے روایت کی جاتی ہے کہ آپ (ﷺ) نے عمر (رضی اللہ عنہ) کے پاس تورات کا ایک صحیفہ دیکھا تو آپ (ﷺ) غضبناک ہوگئے اور فرمایا: "أفي شكٍ أنت يا ابن الخطاب" (اے خطاب کے بیٹے کیا تو شک میں ہے) اگرچہ اس حدیث کی صحت میں کچھ نظر ہے لیکن یہ بات صحیح ہے کہ قرآن کریم کے علاوہ کسی سے ہدایت نہیں۔ دوسری بات یہ کہ جو کتابیں نصاری یا یہودیوں کے پاس آج ہیں کیا یہ آسمان سے نازل ہوئی ہیں؟ انہوں نے تو انہیں تحریف کر دیا، بدل دیا اور تغییر کرلی چناچہ اس کی توثیق نہیں کی جاسکتی کہ جو کچھ ان کے پاس ہے وہ اللہ تعالی کی جانب سے نازل کردہ ہے۔ تیسری بات یہ کہ تمام سابقہ نازل شدہ کتابیں قرآن کریم کے ذریعہ منسوخ ہوچکی ہیں جن کی مطلقاً کوئی ضرورت نہیں۔ البتہ اگر ہم فرض کریں کہ کوئی دینی غیرت کا حامل[۱] اور دینی علم میں بصیرت رکھنے والا طالبعلم[۲] یہود ونصاری کی کتابوں کا مطالعہ کرتا ہے تاکہ وہ ان کتابوں میں سے ان کا رد کرسکے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ وہ ان کا مطالعہ کرلے محض اس مصلحت کی خاطر البتہ رہا معاملہ عوام الناس کا تو ہرگز نہیں بلکہ میں اسے واجب سمجھتا ہوں کہ جو کوئی بھی ان

---

[۱] کیا ڈاکٹر صاحب کے پاس غیرت تھی جب انہوں نے کہا: ''یہ جاننے کے لئے کہ کون سی کتاب واقعی اللہ تعالی کی کتاب ہے ہمیں اسے آخری کسوٹی جو کہ اس دور میں سائنس ہے پر پیش کرنا ہوگا۔ (Symposium- Religion in the right perspective دین صحیح تناظر میں) چناچہ انہوں نے ہرآن تغییر پذیر سائنس کو اللہ تعالی کی وحی پر حاکم وجانچنے کی کسوٹی بنا لیا جبکہ صحیح مؤقف تو یہ ہے کہ اللہ تعالی کی کتاب کو سائنس ہی نہیں بلکہ ہر چیز پر حاکم وجانچنے کی کسوٹی بنایا جاتا، ڈاکٹر صاحب کی یہ بات تو قرآن کی بے حرمتی کے مترادف ہے، کیا یہی غیرت ہے! (مترجم)

[۲] دینی بصیرت کی بنیاد تو قرآن، سنت اور منہج سلف صالحین ہے جبکہ ڈاکٹر صاحب کی حالت تو یہ کہ وہ قرآن ہی کے نہیں بلکہ بائبل اور ویدا وغیرہ کے طالبعلم ہونے پر فخر کرتے ہیں۔ (ہندومت اور اسلام میں خدا کا تصور مقدس کتابوں کی روشنی میں، عالمی بھائی چارہ وغیرہ) پھر انہیں دینی بصیرت کہاں سے حاصل ہو۔ ابن عباس (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: ''تم اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں کیوں پوچھتے ہو جبکہ تمہاری کتاب جو رسول اللہ (ﷺ) پر نازل ہوئی وہ تازہ بھی ہے اور محفوظ بھی ...'' (بخاری) (مترجم)

کتابوں میں سے کچھ پائے تو اسے جلا ڈالے۔ نصاریٰ (ان پر تا قیام قیامت اللہ تعالی کی لعنت ہو) آجکل لوگوں میں اپنی کتاب جس کے بارے میں وہ انجیل ہونے کا دعوی کرتے ہیں پھیلا رہے ہیں، جس کی شکل بھی بالکل مصحف قرآنی سے ملتی جلتی ہے اور صحیح اعراب کے ساتھ ہے، اس میں فواصل بھی ہیں جیسے قرآنی سورتوں کے فواصل ہوتے ہیں، پس جو شخص مصحف قرآنی کو نہیں جانتا جیسے ایک مسلمان آدمی جو پڑھنا نہیں جانتا جب وہ اسے (انجیل کو) دیکھتا ہے تو قرآن سمجھ بیٹھتا ہے۔ یہ سب ان کی خباثت و اسلام کے خلاف دسیسہ کاریاں ہیں۔ لہٰذا اے مسلمان بھائی! اگر آپ ایسا کچھ دیکھیں تو اس کے جلا دینے میں جلدی کیجئے آپ کے لئے اجر ہو گا کیونکہ یہ اسلام کے دفاع میں شمار ہو گا۔

(فتاوی نور علی الدرب: متفرقہ)

شیخ مشہور بن حسن آل سلمان (حفظہ اللہ)

(شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور تلمیذ)

سوال: ہم ان دو احادیث میں کسطرح موافقت پیدا کریں گے کہ رسول اللہ (ﷺ) کا فرمان ہے: "حدثوا عن بنی اسرائیل فلا حرج" (بنی اسرائیل سے روایت کر دو کوئی حرج نہیں) اور رسول اللہ (ﷺ) کا عمر (رضی اللہ عنہ) پر انکار کرنا جب وہ تورات لے کر آئے؟

جواب: "حدثوا عن بنی اسرائیل فلا حرج" (بنی اسرائیل سے روایت کر دو کوئی حرج نہیں) والی حدیث ایک عارضی و پیش آمدہ شئی سے متعلق ہے، یہ نہیں کہ انسان اسی کام کے لئے فارغ ہو اور ان کی کتابوں کو دیکھے اور اس پر علمی سر گرمی کرے[1]، اور ہم ہمیشہ طالبعلموں کو خبردار کرتے ہیں کہ وہ باطل پر تربیت نہ پائیں اور مشتبہ و اہل بدعت کی کتابوں کو نہ پڑھیں۔ کیونکہ طالبعلم کے لئے جو اصل ہے وہ اپنی علمی سر گرمی کی ابتداء میں ہی اپنا مرجع و مشرب پاک رکھیں، صرف صحیح و ثابت شدہ چیزوں کو ہی اخذ کریں، یہاں وہاں تانک جھانک کرنا، منہ ماری کرنا اور تجربے کرنا ہمارے دین میں سے نہیں، ہمارا دین تو کتاب وسنت ہے، لیکن اگر بنی اسرائیل سے کوئی چیز ایسے ہی سامنے آجائے تو اسے بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

---

[1] جیسا کہ ڈاکٹر صاحب ان کتابوں کا باقاعدہ طالبعلم ہونے کا دعوی کرتے ہیں۔ (مترجم)

لیکن جو صحیفہ عمر (رضی اللہ عنہ) کے ہاتھوں میں تھا وہ کوئی بات یا روایت نہیں تھی بلکہ وہ تو ایک عقیدت تھی کہ اسے پڑھیں گے اور غور کریں گے، جبکہ اس میں کچھ باتیں ایسی تھی جسے بیان کرنا جائز تھا اور بعض ایسی تھیں جنہیں بیان کرنا جائز نہ تھا' تو (ان دو حدیثوں میں بیان ہونے والی) دونوں حالتیں مختلف ہیں۔ لہٰذا ان دونوں میں تناقص تو دور کی بات ہے تعارض بھی نہیں ہے' واللہ اعلم۔

(شیخ کی آفیشل ویب سائٹ سے لیا گیا)

꧁ اسرائلیات ꧂

شیخ محمد بن صالح العثیمین (رحمۃ اللہ علیہ)

تعریف اسرائلیات[۱]:

ایسی خبریں جو بنی اسرائیل سے منقول ہوں جیسے یہود (جو کہ اکثر ہیں) یا پھر نصاری سے' اور یہ اخبار تین انواع میں تقسیم ہوتی ہیں:

اسرائلیات کی اقسام:

اول:

جن کی اسلام نے تصدیق کی اور ان کے سچ ہونے کی شہادت دی تو ایسی (روایتیں) حق ہیں۔

مثال: جو بخاری وغیرہ نے ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے روایت کی فرمایا: (احبار میں سے ایک حبر رسول اللہ (ﷺ) کے پاس آیا اور کہا: اے محمد (ﷺ)' ہم پاتے ہیں کہ اللہ تعالی تمام آسمانوں کو ایک انگشت مبارک پر؛ اور زمینوں کو ایک انگشت مبارک پر اور اشجار کو ایک انگشت مبارک پر؛ اور پانی اور مٹی کو ایک انگشت مبارک پر؛ اور تمام مخلوقات کو بھی ایک انگشت مبارک پر اٹھالے گا اور فرمائے گا: "أنا الملك"

[۱] اسرائلیات سے متعلق باب شامل کرنے کا مقصد یہ ثابت کرنا ہے کہ کہاں یہ اسرائیلات جو بنی اسرائیل سے مروی چند صحیح یا بے فائدہ واقعات ہیں جن کے بارے میں مروی جواز کو بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے اور کہاں پوری تورات وانجیل (بائبل) کو پڑھنا، اس کا طالبعلم بننا، اس کے ذریعہ دعوت دینا اور اتمام حجت کرنا. (مترجم)

(میں بادشاہ ہوں) ۔ پس آپ (ﷺ) اس حبر کی بات کی تصدیق کرتے ہوئے مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ (ﷺ) کی داڑھ مبارک نظر آنے لگی پھر آپ (ﷺ) نے یہ آیت تلاوت فرمائی :

﴿ وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعاً قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴾ (الزمر: ٦٧)

(اور ان لوگوں نے جیسی قدر اللہ تعالی کی کرنی چاہیے تھی نہیں کی ' ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے ' وہ پاک اور برتر ہے ہر اس چیز سے جسے لوگ اس کا شریک بنائیں))[1]

ثانی :

جس کا اسلام نے انکار کیا اور اس کی جھوٹ ہونے کی شہادت دی تو ایسی (روایتیں) باطل ہیں۔

مثال : بخاری نے جو جابر (رضی اللہ عنہ) سے روایت کی ' فرمایا (یہود کہتے تھے کہ اگر اس (عورت) سے پیچھے کی جانب سے جماع کرے گا تو بچہ بھینگا پیدا ہوگا ؛ تو یہ آیت نازل ہوئی :

﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ ﴾ (البقرة: ٢٢٣)

(تمہاری بیویاں تمہاری کھتیاں ہیں ' اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ))[2]

ثالث :

جس کی نہ تو اسلام نے تصدیق کی اور نہ ہی انکار ' تو اس پر توقف واجب ہے کیونکہ بخاری[1] میں ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ آپ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا : (اہل کتاب تورات عبرانی زبان میں پڑھا

---

[1] أخرجه البخاري، كتاب التفسير، باب قوله: (وما قدروا الله حق قدره) حديث رقم (٤٨١١)، ومسلم، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم، باب صفة القيامة والجنة والنار. حديث رقم (٢٧٨٦).

[2] أخرجه البخاري، كتاب التفسير، باب (نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم) حديث رقم (٤٥٢٨)، ومسلم، كتاب النكاح، باب جواز جماعة امرأته في قبلها، من قدامها أو من ورائها، من غير تعرض للدبر. حيث رقد (١٤٣٥).

کرتے ہیں' اور اس کی تفسیر اہل اسلام کے لئے عربی میں کیا کرتے تھے' تو رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب بلکہ کہو:

﴿ اٰمَنَّا بِالَّذِیٓ اُنۡزِلَ اِلَیۡنَا وَ اُنۡزِلَ اِلَیۡکُمۡ ﴾ (العنكبوت: ۴۶)

(ہم اس پر ایمان لائے جو ہماری طرف نازل ہوا اور جو تمہاری طرف نازل ہوا) [1]

لیکن اگر کوئی محذور نہ ہو تو اس قسم کا روایتیں بیان کرنا جائز ہے کیونکہ نبی اکرم (ﷺ) کا فرمان ہے: "بلّغوا عنّي ولو آية، وحدّثوا عن بني إسرائيل ولا حرج، ومن كذب عليّ متعمداً فليتبوأ مقعده من النار" (مجھ سے آگے پہنچا دو خواہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو اور بنی اسرائیل سے بیان کر دو کوئی حرج نہیں' جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ بولا اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں پکڑ لے) [2]

زیادہ تر جو ان سے روایت کی جاتی ہے وہ کسی دینی فائدے کی حامل نہیں ہوتی جیسے اصحاب کہف کے کتے کے رنگ کا تعیّن۔

جہاں تک سوال ہے دینی امور میں اہل کتاب سے سوال کرنا تو یہ حرام ہے جیسا کہ امام احمد نے جابر (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا' فرمایا: رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: "لا تسألوا أهل الكتاب عن شيء؛ فإنهم لن يهدوكم، وقد ضلوا، فإنكم إما أن تصدقوا بباطل، أو تكذبوا بحق، وإنه لو كان موسى حيًّا بين أظهركم ما حل له إلا أن يتبعني" [3] (اہل کتاب سے کوئی چیز نہ پوچھو؛ کیونکہ وہ تمہیں ہدایت یافتہ نہیں کر سکتے' وہ خود گمراہ ہوئے' (اگر تم ان سے کچھ پوچھو گے) یا تو تم باطل کی تصدیق کر بیٹھو گے یا پھر حق بات کی تکذیب کر بیٹھو گے' اور اگر آج موسیٰ (علیہ السلام) تمہارے درمیان زندہ بھی ہوتے تو انہیں بھی میری پیروی کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہوتا)

---

[1] أخرجه البخاري، كتاب التفسير، باب ١١: (قولوا آمنا بالله وما أنزل إلينا)، حديث رقم ٤٤٨٥.
[2] أخرجه البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب ٥٠: ما ذكر عن بني إسرائيل، حديث رقم ٣٤٦١.
[3] أحمد (٣/٣٣٨، ٣٨٧).

اور بخاری[1] نے عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا کہ آپ (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: (اے مسلمانوں! تم اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں کیوں پوچھتے ہو جبکہ تمہاری کتاب جو رسول اللہ (ﷺ) پر نازل ہوئی وہ تازہ بھی ہے اور محفوظ بھی اور تمہیں اس نے بتا بھی دیا ہے کہ اہل کتاب نے اپنا دین بدل ڈالا اور اللہ کی کتاب میں تبدیلی کر دی اور اسے اپنے ہاتھ سے از خود بنا کر لکھا اور کہا کہ یہ اللہ تعالی کی طرف سے ہے تاکہ اس کے ذریعہ دنیا کا تھوڑا سا مال کمالیں۔ تمہارے پاس (قرآن وحدیث کا) جو علم آیا ہے کیا وہ تمہیں ان سے پوچھنے سے روکتا نہیں؟! اللہ کی قسم! میں تو نہیں دیکھتا کہ اہل کتاب میں سے کوئی تم سے اس کے بارے میں پوچھتا ہو جو تم پر نازل کیا گیا ہے۔)[2]

اسرائلیات سے متعلق علماء کرام کا مؤقف

علماء کرام خصوصاً مفسرین کے یہاں اسرائلیات سے متعلق مختلف مواقف پائے جاتے ہیں جو تین قسم[3] کے ہیں:

۱- کچھ ان میں ایسے ہیں جو باکثرت انہیں بیان کرتے ہیں لیکن ان کی اسانید کے ساتھ، اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی اسانید ذکر کرنے سے وہ عہدہ براء ہوگئے جیسے امام ابن جریر الطبری (رحمۃ اللہ علیہ)۔

۲- اور کچھ ایسے ہیں جنہوں نے باکثرت انہیں روایت تو کیا مگر غالباً اسانید کے بغیر روایت کیا، گویا کہ وہ حاطب لیل[4] ہیں جیسے امام بغوی (رحمۃ اللہ علیہ) جن کی تفسیر کے بارے میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ (رحمۃ اللہ علیہ)[5] فرماتے ہیں: یہ تو ثعلبی کا ہی اختصار ہے لیکن انہوں نے اسے موضوع احادیث اور بدعتیانہ آراء سے محفوظ رکھا، اور ثعلبی کے بارے میں فرمایا: وہ تو حاطب لیل ہے جو اپنی تفسیر میں جو کچھ ہاتھ لگے نقل کر دیتا ہے خواہ وہ صحیح ہو یا ضعیف و موضوع۔

---

[1] أخرجه البخاري، كتاب الشهادات، باب لا يسأل أهل الشرك عن الشهادة وغيرها. حديث رقم (٢٦٨٥)، (٦٩٢٩).

[2] أخرجه البخاري، كتاب الشهادات، باب لا يسأل أهل الشرك عن الشهادة وغيرها. حديث رقم (٢٦٨٥)، (٦٩٢٩).

[3] مگر شیخ (رحمہ اللہ) نے چار اقسام بیان کیں، واللہ اعلم۔

[4] رات کے اندھیرے میں لکڑیاں جمع کرنے والے کی مانند جو لکڑی اور سانپ تک میں فرق نہیں کرسکتا۔

[5] مجموع الفتاوى (٣٠٤/١٣).

۳- جنہوں نے بہت سی ذکر کی ہیں مگر بعض کا جو انہوں نے ذکر کی ضعف بھی بیان فرمایا اور انکار کے ذریعہ تعقب بھی فرمایا جیسے امام ابن کثیر (رحمۃ اللہ علیہ)۔

۴- اور ان میں سے بعض نے ان کی رد میں بہت مبالغہ کیا' اور ان میں سے کوئی بھی چیز بیان نہیں کی گویا قرآن کی تفسیر کو ایسا کر دیا جیسے محمد رسول اللہ (ﷺ) کی تفسیر ہو مثلاً رشید رضا۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ (رحمۃ اللہ علیہ)

مقدمۃ التفسیر میں فرماتے ہیں:

عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہما) تفسیر میں مشہور ہیں اسی لئے اسماعیل بن عبدالرحمٰن السدی (الکبیر) اپنی تفسیر میں زیادہ تر انہی سے روایت کرتے ہے۔ لیکن کبھی وہ اہل کتاب کی روایات بھی ان کے حوالے سے روایت کرتے ہیں[1] جیسا کہ رسول اللہ (ﷺ) نے بنی اسرائیل سے روایت کرنے کی اجازت دی ہے' فرمایا:

"بلغوا عني ولو آية، وحدثوا عن بني إسرائيل ولا حرج ، ومن كذب على متعمدا فليتبوأ مقعده من النار"[2] '**رواه البخاري عن عبد الله بن عمرو.**

(میری طرف سے آگے پہنچادو اگرچہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو' اور بنی اسرائیل سے روایت کر لو کوئی حرج نہیں' پر جس نے میری طرف عمداً جھوٹ منسوب کیا تو اسے چاہیے اپنا ٹھکانہ جہنم میں پکڑ لے) اسے بخاری نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کیا۔

اسی لئے جب عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہ) کو یوم یرموک کے موقع پر اہل کتاب کی کتابوں میں سے دو کتابیں ہاتھ لگی تھیں' تو آپ ان میں سے روایت کیا کرتے تھے کیونکہ انہوں نے مندرجہ بالا حدیث سے اس کی اجازت کا مفہوم اخذ کیا تھا۔ لیکن یہ اسرائیلی احادیث بطور استشہاد بیان کی جائیں گی نا کہ بطور اعتقاد' کیونکہ ان کی تین اقسام ہیں:

---

[1] یہ بات معروف ہے کہ ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) اسرائیلیات میں سے نہیں لیتے تھے، بلکہ جو اسرائیلیات میں سے لیا کرتے تھے وہ تو ابن عباس (رضی اللہ عنہما) تھے، مجھے نہیں معلوم کہ مؤلف (ابن تیمیہ) کے کلام سے مراد سب کچھ لینا ہے یا بعض چیزیں؟ (ابن عثیمین)

[2] رواه البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء باب ما ذكر عن بني إسرائيل، (٣٤٦١).

۱- ہم اپنی کتاب میں موجود شہادت کی بنیاد پر جس کی صحت کے بارے میں جانتے ہیں، پس وہ صحیح ہیں۔

۲- ہم اپنی کتاب میں موجود مخالفت کی وجہ سے جس کے جھوٹ ہونے کے بارے میں جانتے ہیں۔

۳- جس کے بارے میں سکوت ہے، جو نہ پہلی قسم میں سے ہے اور نہ ہی دوسری، پس ہم نہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور نہ ہی اس کی تکذیب کرتے ہیں، البتہ اسے روایت کرنا جائز ہے، اور اکثر ان میں کوئی دینی فائدہ نہیں ہوتا۔

لہٰذا علماء اہل کتاب کا ایسی باتوں میں بہت اختلاف ہے، نتیجتاً مفسرین کرام میں بھی اختلافات پائے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر اصحاب کہف کے نام، ان کے کتے کا رنگ، ان کی تعداد، موسی (علیہ السلام) کا عصا کس درخت سے بنا ہوا تھا، ان پرندوں کے نام جنہیں ابراہیم (علیہ السلام) کے لئے زندہ کیا گیا تھا، گائے کے اس بعض ٹکڑے کا ذکر جو مقتول کو مارا گیا اور وہ کس نوعیت کا درخت تھا جس سے اللہ تعالی نے موسی (علیہ السلام) سے کلام کیا وغیرہ جسے اللہ تعالی نے قرآن کریم میں مبہم رکھا کیونکہ اس میں کسی بھی مکلّف انسان کے لئے دنیا وآخرت کا کوئی فائدہ پنہاں نہیں۔ لیکن اہل کتاب کا ان سے متعلق اختلاف بیان کرنا جائز ہے۔[۱]

جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: "سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْماً بِالْغَيْبِ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُلْ رَبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِراً وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِمْ مِنْهُمْ أَحَداً" (الکھف: ۲۲)

(کچھ لوگ تو کہیں گے کہ اصحاب کہف تین تھے اور چوتھا ان کا کتا تھا، کچھ کہیں گے کہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا، غیب کی باتوں میں اٹکل (کے تیر تکے) چلاتے ہیں، کچھ کہیں گے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب ان کی تعداد کو بخوبی جاننے والا ہے، انہیں بہت ہی کم لوگ جانتے ہیں۔ پس آپ ان کے مقدمے میں صرف سرسری گفتگو کریں اور ان میں سے کسی سے ان کے بارے میں پوچھ گچھ بھی نہ کریں)

---

[۱] شیخ الاسلام فرماتے ہیں: " نقل الخلاف عنهم في ذلك جائز" (ان سے متعلق ان کا اختلاف نقل کرنا جائز ہے) اس کا اعتبار کرتے ہوئے نہیں بلکہ اس معاملہ میں ان کے اختلاف کو بیان کرنے کے طور پر، اور کبھی اہل کتاب کے ایسے اختلافات نقل کرنے میں ہمارا فائدہ بھی ہوسکتا ہے اور وہ یہ کہ اگر اس میں اختلاف ثابت ہوجائے تو جو کچھ ان کے پاس ہے اس کی ثقاہت میں کمی آتی ہے، اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ وہ نقل کرتے ہیں اس میں ردوبدل اور جھوٹ کی آمیزش ہے۔ البتہ جن کی صداقت کا ہمیں علم نہیں انہیں معتبر اور صحیح ومقبول فرمودات سمجھ کر بیان کرنا ناجائز ہے۔ اور جیسا کہ شیخ الاسلام (رحمۃ اللہ علیہ) نے ان کی تین اقسام بیان کیں۔ اس سے پہلے یہ بات گزر چکی ہے کہ ہمیں نقل میں سے جس چیز کی حاجت ہے اس کی دلیل لازماً موجود ہے، اور جس کی ہمیں حاجت نہیں اس پر کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ اس کی ہمیں حاجت ہی نہیں، پس بندوں کو جس چیز کے بیان کی ضرورت ہے لازمی ہے کہ اس پر صحیح دلیل موجود ہو، یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالی ایسی دلیل کے بناء ان کو چھوڑ دے جس سے دل مطمئن ہوں۔ (شیخ ابن عثیمین)

پس یہ آیت کریمہ اس مقام کا ادب بیان کرنے اور اس چیز کی تعلیم پر مشتمل ہے جو اس حالت میں واجب ہے، اللہ تعالی نے ان کے تین اقوال بیان کئے، شروع کے دو اقوال کو ضعیف قرار دیا اور تیسرے پر سکوت کیا جو کہ اس کی صحت پر دلالت کرتا ہے، کیونکہ اگر یہ بھی باطل ہوتا تو اس کا بھی رد پہلے دو اقوال کی طرح کر دیا جاتا، پھر اس بات کی طرف ہدایت کی کہ ان کی تعداد معلوم کرنے میں کوئی فائدہ نہیں، تو اس جیسی حالت میں یہ کہا جائے ﴿ قُلْ رَبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ ﴾ (آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب ان کی تعداد کو بخوبی جاننے والا ہے) کیونکہ اس کے بارے میں بہت کم لوگ (جنہیں اللہ تعالی نے اس سے متعلق اطلاع دی ہے) ہی جانتے ہیں، لہٰذا فرمایا: ﴿ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِراً ﴾ (پس آپ ان کے مقدمے میں صرف سرسری گفتگو کریں) یعنی: اپنے آپ کو بے کار چیزوں کے بارے میں مشقت میں مت ڈالیں، اور ان سے اس بارے میں دریافت بھی نہ کریں کیونکہ وہ غیب کی باتوں میں اٹکل (کے تیر تکے) چلانے کے سوا کچھ نہیں جانتے۔

یہ اختلاف کو بیان کرنے کا احسن طریقہ ہے کہ اس مقام پر وارد اقوال کی جانچ پڑتال کی جائے اور اس میں سے جو صحیح ہو اس پر متوجہ کیا جائے اور باطل کا ابطال کیا جائے اور آخر میں اس اختلاف کا فائدہ اور ثمرہ بتادیا جائے؛ تاکہ ایسا تنازع اور اختلاف طول نہ پکڑ لے جس میں کوئی فائدہ نہیں اور اہم چیز کو چھوڑ کر اس میں مشغول ہو جائے۔

البتہ اگر کوئی کسی مسئلے میں اختلاف بیان کرتا ہے اور لوگوں کے اقوال کی جانچ پڑتال نہیں کرتا تو یہ ناقص ہے کیونکہ یہ عین ممکن ہے کے صواب اس چیز میں ہو جسے اس نے ترک کیا ہو یا پھر اختلاف بیان کرے اور اسے ایسے ہی چھوڑ دے اور صحیح بات کی طرف اشارہ نہ کرے تو یہ بھی ناقص ہے، اور اگر غیر صحیح کو جان بوجھ کر صحیح ٹھہرائے تو اس نے جان کر جھوٹ بولا، یا پھر وہ جاہل ہو سکتا ہے (اور اس صورت میں وہ) غلطی کر گیا۔[1]

---

[1] شیخ ابن عثیمین فرماتے ہیں: یعنی اگر وہ محض اقوال بیان کرتا ہے اور ان میں سے صحیح کی نشاندہی نہیں کرتا تو اس پر کبھی تو ملامت ہوگی اور کبھی نہیں، کیونکہ اگر وہ صحیح جانتا تھا مگر بیان نہیں کیا تو یہ قصور ہے، اور اگر وہ نہیں جانتا تھا جیسے کہ اس کے نزدیک دو اقوال برار درجہ کے ہوں تو اس پر لازم نہیں کہ وہ بیان کرے، اور ایسا ہوجاتا ہے یہاں تک کہ خود مؤلف (ابن تیمیہ) سے بھی کبھی کبھار ایسا فتاوی وغیرہ میں ہوجاتا ہے، کہتے ہیں اس میں علماء کرام کے دو اقوال ہیں، پھر کہتے ہیں یہ جمہور کا قول ہے، اور یہ فلان کا قول ہے، اور یہ امام مالک کا قول ہے، اور یہ امام شافعی کا وغیرہ۔ جو انسان اختلاف بیان کرتا ہے تو یہ امانتداری کا تقاضہ ہے کہ وہ تمام اقوال نقل کرے، کیونکہ شیخ الاسلام کے کہنے کے مطابق ہوسکتا ہے کہ جو قول اس نے چھوڑا تھا وہی سب سے صحیح ترین قول تھا، پھر اگر وہ اقوال نقل کرتا ہے اور اس کے پاس کوئی دلیل ہے جو ان میں ایک قول کو راجح قرار دے تو اس پر واجب ہے کہ وہ راجح بیان کرے تاکہ سننے والے کو حیران وپریشان نہ چھوڑے، اور اگر وہ نہیں جانتا تو راجح بیان کئے بغیر ہی اختلاف بیان کرنے مین کوئی حرج نہیں، کیونکہ اللہ تعالی کسی جان پر اس کی استطاعت سے ذیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔

مزید یہ کہ جو ایسی چیز میں اختلاف نصب کرے جس میں کوئی فائدہ نہیں یا پھر بہت سے اقوال بیان کرے جو لفظاً تو بہت سے اقوال ہیں لیکن معنی کے اعتبار سے ایک یا دو قول ہی بنتے ہیں، تو اس نے اپنا وقت ضائع کیا اور جس نے غیر صحیح کو جمع کیا تو ایسا شخص جھوٹ کا لبادہ اوڑھنے والا ہے، واللہ الموفق للصواب۔[۱]

ڈاکٹر ذاکر نائیک اور بائبل ودیگر ادیان کی کتابوں سے تعلق

شیخ یحییٰ بن علی الحجوری (حفظہ اللہ)

عیسائیت قبول کرنے کا چیلنج

ڈاکٹر ذاکر کہتے ہیں کہ میں نے بائبل میں پڑھا کہ۔۔۔

سوال: میں نے انجیل میں پڑھا۔۔۔؟[۱]

---

[۱] شیخ عثیمین فرماتے ہیں: یہ آیت کریمہ جو مصنف نے بیان کی اس سے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اصحاب کہف سات اور آٹھواں ان کا کتا نہیں تھے، اور آیت کے اس حصے کو پکڑتے ہیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ قل ربی اعلم بعدتهم ﴾ اور یہ بلاشبہ اس آیت کی غلط تفسیر ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿ قل ربی اعلم بعدتهم ﴾ یعنی دواقوال کو باطل قرار دیا اور تیسرے قول پر سکوت اختیار کیا، اسی لئے یہ سب سے صحیح تر ہے، کیونکہ اگر یہ صحیح ترین کے خلاف ہوتا تو اللہ تعالی ضرور بیان کردیتے، کیونکہ اللہ تعالی بھی جس حال میں وہ تھے اس کے خلاف نہیں بیان فرمارہے ہیں، پھر اس کے بعد خود اللہ تعالی فرماتے ہیں: ﴿ ما یعلمهم الا قلیل ﴾ (اسے بہت تھوڑے لوگ ہی جانتے ہیں) اگر اللہ تعالی کے اس قول ''ربی اعلم بعدتهم'' سے یہی مراد ہوتی تو اللہ تعالی کے سوا لوگوں میں سے کوئی بھی نہیں جانتا اور یہ متناقض ہوتا اللہ تعالی کے اس فرمان سے ﴿ ما یعلمهم الا قلیل ﴾ پس بلاشبہ یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اصحاب کہف سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا۔

یہاں عدد کے متعلق بھی ایک نکتہ ہے، اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿ سبعة وثامنهم کلبهم ﴾ (وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا) یہ نہیں فرمایا: ثمانیة ثامنهم کلبهم (وہ کل آٹھ تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا) کیونکہ کتا انسان کی جنس میں سے نہیں، لہذا غیر جنس ہونے کی وجہ وہ ان کے عدد میں داخل نہیں ہوا لیکن اسے ان کے بعد ذکر فرمایا، اسی لئے اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿ مَایَکُونُ مِنْ نَجْوَی ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ ﴾ (تین لوگوں کے درمیان سرگوشی نہیں ہوتی مگر وہ ان میں ان میں چوتھا ہوتا ہے) یہ نہیں فرمایا ''من نجوی اربعة الا هو رابعهم'' (چار کی سرگوشی نہیں ہوتی مگر وہ چوتھا ہوتا ہے)؛ کیونکہ وہ خالق اور اور یہ مخلوق ہیں۔

اور اللہ تعالی کا یہ فرمان: ﴿ فَلَا تُمَارِ فِیهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِراً ﴾ (آپ ان کے مقدمے میں صرف سرسری گفتگو کریں)، مؤلف نے اس کی تفسیر یوں بیان کی کہ ان کی تعداد کے بارے میں اپنی جان کو بے جا جدال وتعمق کرکے مشقت میں نہ ڈالیں، کیونکہ اس کا کوئی فائدہ نہیں، اسی طرح بعض دفعہ احادیث میں آتا ہے کہ کسی معاملے میں موجود آدمی کا مبہم ہونا، جیسا کہا جاتا ہے ایک آدمی نے کہا، یا ایک آدمی آیا، یا ایک بدو داخل ہوا وغیرہ۔ آپ بعض لوگوں کو پائیں گے کہ وہ اپنے آپ کو اس شخص کے تعین میں تھکا دیں گے جبکہ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے، تو وہ ایسے کام میں مشغول ہوئے جو اہمیت والا ہے (اگر واقعی اس کی کوئی اہمیت ہو بھی) مگر اس سے اہم ترین کام کو چھوڑ دیا۔ طالبعلم کے لئے جو چیز ذیادہ لائق ہے یہ ہے کہ وہ ایسے کاموں میں جن کا نفع دوسروں کاموں کی بنسبت قلیل ہے اپنا وقت برباد نہ کرے، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس میں سرے سے ہی کوئی فائدہ نہ ہو۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اصحاب کہف کی تعداد سات اور آٹھواں ان کا کتا تھا، اور ہم یہ پڑھ چکے ہیں کہ وہ غار میں تین سو نو سال رہے تھے۔

اور اس قسم کے اختلاف کی دوسری مثالیں موسی (ﷺ) کے عصا کے بارے میں کہ وہ کس درخت کا تھا، اسی طرح (گائے کے) اس جزء کے بارے میں جو مقتول کو مارا گیا تھا، ان سب کے اندر کوئی فائدہ نہیں۔

(شیخ نے سوال کاٹتے ہوئے فرمایا) میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ تعالی کے حضور (ان کتابوں کی) قرات سے توبہ کریں، آپ بھی اور آپ کے وہ شاگرد بھی جنہیں آپ نے گمراہ کیا اور جنہیں آپ نے تحریف شدہ یا جن میں تحریف نہیں ہوئی تو منسوخ شدہ کتابوں کی بھول بھلیوں میں غرق کر دیا ہے۔ میں آپ کو توبہ کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ اس لغزش سے اللہ تعالی کے حضور توبہ کریں۔ عمر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ آپ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: (یا رسول اللہ (ﷺ) ہم دیکھتے ہیں کہ یہود کے پاس ایک صحیفہ ہے، کیا آپ (ﷺ) ہمیں اس میں سے پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: "آمتهوكون أنتم؟ والله لقد جئتكم بها بيضاء نقية لو كان موسى حياً ما وسعه إلا اتباعي" (کیا تم بھول بھلیوں میں پڑے ہوئے ہو؟ اللہ کی قسم میں تمہارے پاس واضح وشفاف (شریعت) لے کر آیا ہوں کہ اگر آج موسی (علیہ السلام) بھی زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری اتباع کے سوا چارہ نہ ہوتا))۔

اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِينًا ﴾ (المائدة: ۳)

(آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا)

اور فرمایا: ﴿ مَّا فَرَّطْنَا فِي الكِتَابِ مِن شَيْءٍ ﴾ (الانعام: ۳۸)

(ہم نے کتاب میں کوئی چیز نہیں چھوڑی)

نبی اکرم (ﷺ) فرماتے ہیں: "تركتكم على البيضاء ليلها كنهارها لا يزيغ عنها إلا هالك" (میں نے تمہیں ایسی روشن (شریعت) پر چھوڑا ہے جس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے، جس نے منحرف نہیں ہوتا سوائے اس کے جو ہلاک ہونے والا ہو) ابو درداء، عرباض (رضی اللہ عنہما) اور دوسروں سے روایت ہے، فرمایا: "لكل عمل شرة ولكل شرة فترة فمن كانت فترته الى سنتي فقد نجا ومن كانت فترته الى

[1] شیخ الحجوری سے کئے گئے سوال وجواب ان کے آڈیو ''ذاکر نائیک سے متعلق ۳۰ سوالات'' جس کا اردو زبان میں کتابی ترجمہ ہماری ویب سائٹ اصلی اہلسنت ڈاٹ کام پر دستیاب ہے سے لیا گیا ہے۔ (مترجم)

غیر ذلك فقد هلك" (ہر عمل کی ایک انتہائی نشاط ہوتی ہے پھر ہر انتہائی نشاط میں ایک بے نشاط عرصہ ہوتا ہے' پس جس کسی کا یہ بے نشاط عرصہ بھی میری سنت کے موافق ہو تو تحقیق وہ نجات پا گیا اور جس کسی کا یہ بے نشاط عرصہ (میری سنت کے علاوہ) کسی اور طرف ہوا تو تحقیق وہ ہلاک ہو گیا)

جس طریقے پر آپ ہیں وہ ہلاکت والا طریقہ ہے۔ (اسی لئے) ذاکر صاحب اللہ تعالی سے ڈریں!

سوال: (سائل اسی سوال کو جاری رکھتے ہوئے پوچھتا ہے) ذاکر کہتے ہیں: میں نے انجیل پڑھی ہے' اس میں کوئی نص جلی ایسی نہیں کہ عیسی (علیہ السلام) نے بذات خود یہ دعوی کیا ہو کہ میں الہ ہوں یا میری عبادت کرو' اور میں فوراً نصرانیت قبول کرنے کو تیار ہوں اگر کوئی نصرانی مجھے ایک آیت بھی انجیل سے دکھا دے کہ عیسی (علیہ السلام) نے بذات خود یہ دعوی کیا ہو کہ میں الہ ہو اور میری عبادت کرو؟

"... that if you read the bible there is no unequivocal statement ...not a single...in the complete bible where Jesus peace be upon him himself says that he is god or where he says worship me, if any Christian can show me any verse from the bible where Jesus Christ (peace be upon him) himself says he is god or where he says worship me am ready to accept Christianity immediately"

(Similarities between Islaam and Christianity)

حوالہ: "۔۔اگر آپ انجیل پڑھیں گے تو ایسی کوئی جلی دلیل نہیں پائیں گے۔۔ کوئی ایک بھی نہیں۔۔ پوری انجیل میں جہاں عیسی (علیہ الصلاۃ والسلام) نے خود فرمایا ہو کہ وہ خدا ہیں یا انہوں نے فرمایا ہو کہ میری عبادت کرو۔ اگر کوئی نصرانی مجھے ایک بھی ایسی آیت انجیل میں سے دکھا دے جہاں خود عیسی (علیہ الصلاۃ والسلام) نے فرمایا ہو کہ وہ خدا ہیں یا پھر جہاں انہوں نے فرمایا ہو کہ میری عبادت کرو۔ میں فوراً نصرانیت قبول کرنے کو تیار ہوں۔"

(اسلام اور نصرانیت میں یکسانیت)

"....there is no unequivocal statement in the whole bible where Jesus Christ peace be upon him himself says that he is god or worship me....there is no statement...I would like to repeat it.... there is no unequivocal statement in the whole bible where Jesus Christ peace be upon him himself says that he is god or worship me...since am a student of the bible ....what I am saying that if father today ....it is not a

debate I know that…..if father can show me any verse …here is the bible…..if father can show me any verse ….in the bible where Jesus Christ himself says unequivocally that he is god or worship me am ready to accept Christianity today…am not speaking on the behalf of other Muslims….since am a student of bible am saying that…" (Symposium- religion in the right perspective)

مکمل بائبل میں کوئی ایسا واضح بیان نہیں کہ جس میں عیسی (ﷺ) نے بذات خود فرمایا ہو کہ میں الہ ہو یا میری عبادت کرو۔۔۔ کوئی ایسا بیان نہیں۔۔۔ میں اسے دھرانا چاہوں گا۔۔۔ کوئی بھی ایسا واضح بیان نہیں مکمل بائبل میں جس میں عیسی (ﷺ) نے بذات خود فرمایا ہو کہ وہ الہ ہیں یا میری عبادت کرو۔۔۔ جیسا کہ میں بائبل کا طالبعلم ہوں۔۔۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر آج فادر۔۔۔ (یہ مناظرہ نہیں مجھے معلوم ہے)۔۔۔اگر فادر مجھے کوئی بھی آیت دکھا دیں۔۔۔یہ رہی بائبل۔۔۔اگر فادر مجھے کوئی بھی آیت دکھا سکیں۔۔۔ بائبل میں جہاں عیسی (ﷺ) نے واضح طور پر فرمایا ہو کہ وہ الہ ہیں یا میری عبادت کرو، میں آج ہی نصرانیت قبول کرنے کو تیار ہوں۔۔۔ میں دوسرے مسلمانوں کی طرف سے نہیں کہہ سکتا[1]۔۔۔ کیونکہ میں بائبل کا ایک طالبعلم ہوں اسی لئے میں یہ کہہ رہا ہوں۔۔۔"

(سمپوزیم۔دین صحیح تناظر میں)

جواب: اس کا مطلب ہے کہ آپ مذبذب ہیں اور اپنے دین کے بارے میں بصیرت پر نہیں، آپ تو شک میں مبتلا ہیں اسی لئے کہتے ہیں کہ آپ نصرانیت کی طرف پلٹنے کو تیار ہیں۔ فرض کریں وہ ان کتابوں میں سے آپ کے پاس تحریف شدہ کتابیں لے کر آئیں اور کہیں کہ دیکھیں یہ صحیح ترین ہے، کیا آپ اللہ تعالی کے دین سے ان تحریف شدہ کتابوں کی خاطر مرتد ہو جائیں گے؟ یہ کلام تو کسی ایسے شخص سے صادر ہو ہی نہیں سکتا جس نے اسلام پر ہی قناعت کی ہو۔ اللہ تعالی نے خبر دی کہ اسلام ہی فرشتوں کا اور اہل ارض و سماء کا دین ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿ إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الإِسْلاَمُ ﴾ (آل عمران:۱۹)

[1] ایک انسان جو عوام میں اتنا مشہور عالم ومناظر ہو، بین الاقوامی سطح پر جاکر دیگر ادیان سے مناظرے، تقریر اور اسلام کا دفاع کرتا ہو، کیا وہ مسلمانوں کی نمائندگی نہیں کرتا! (مترجم)

(بیشک دین تو اللہ تعالی کے نزدیک اسلام ہی ہے)

﴿ وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلاَمِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴾ (آل عمران:۸۵)

(اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز بھی قبول نہ کیا جائے گا' اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا)

اور فرمایا: ﴿ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَذَا ﴾ (الحج: ۷۸)

(دین اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا قائم رکھو' اسی اللہ تعالی نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے)

نبی کریم (ﷺ) سے یہ ثابت ہے کہ: "قد أفلح من أسلم ورزق كفافاً وقنعه الله بما آتاه" (یقیناً فلاح پا گیا وہ شخص جو اسلام لایا اور اس کو کفایت کرنے والا رزق میسر آیا اور اللہ تعالی نے جو اسے عطاء فرمایا اس پر قناعت گزاری کرنے والا بنایا) اسی طرح الصحیح میں عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: "أبغض الناس إلى الله ثلاثة: ملحد في الحرم ومتبع في الإسلام سنة الجاهلية مطلب دم امرئ مسلم بغيرحق ليهريق دمه" (اللہ تعالی کے نزدیک مبغوض ترین لوگ تین ہیں: حرم میں الحاد چاہنے والا' اسلام میں جاہلیت کا طریقہ تلاش کرنے والا' کسی مسلمان کے خون کو ناحق بہانے کا طالب) جو اسلام میں (سنة الجاهلية) جاہلیت کا طریقہ چاہے' بھٹکے ہوؤں کی راہ چاہے' اہل کتاب کا طریقہ چاہے یہ تو بعینہ وہی ہے جو اسلام میں جاہلیت کا طریقہ چاہتا ہے' اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴾ (المائدة: ۵۰)

(کیا یہ لوگ جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں اور یقین کرنے والوں کے لئے اللہ تعالی سے احسن کون حکم کرنے والا ہو سکتا ہے)

اور فرمایا: ﴿ وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ ﴾ (المائدة: ۴۹)

(اور آپ ان میں اللہ تعالی کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ کریں)

اور فرمایا: ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾ (المائدة: ۴۴)

(اور جو اللہ تعالی کے نازل کردہ کے مطابق حکم نہ کریں تو پس ایسے ہی لوگ کافر ہیں)

اور فرمایا: ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ (المائدة: ۴۵)

(اور جو اللہ تعالی کے نازل کردہ کے مطابق حکم نہ کریں تو پس ایسے ہی لوگ ظالم ہیں)

اور فرمایا: ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴾ (المائدة: ۴۷)

(اور جو اللہ تعالی کے نازل کردہ کے مطابق حکم نہ کریں تو پس ایسے ہی لوگ فاسق ہیں)

تین آیات ہیں سورۂ مائدہ میں جنہیں یا تو ذاکر نہیں جانتے' یا پھر وہ ان سے اعراض کرنے والوں میں سے ہیں' اے ذاکر! آپ اور آپ جیسے دیگر' لوگوں کو اللہ تعالی کے ذکر سے اعراض کرواتے ہیں' جبکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى، قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَى وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا، قَالَ كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنسَى ﴾ (طہ: ۱۲۴-۱۲۶)

(اور (ہاں) جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی' اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے' وہ کہے گا کہ الہی! مجھے تو نے اندھا بنا کر کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں تو دیکھتا بھالتا تھا۔ (جواب ملے گا کہ) اسی طرح ہونا چاہیے تھا تو میری آئی ہوئی آیتوں کو بھول گیا تو آج تو بھی بھلا دیا جاتا ہے)

اور فرمایا:

﴿ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ﴾

(السجدة: ۲۲)

(اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اللہ تعالی کی آیتوں سے وعظ کیا گیا پھر بھی اس نے ان سے منہ پھیر لیا' (یقین مانو) کہ ہم بھی گناہ گاروں سے انتقام لینے والے ہیں)

دعوتِ دین کے لئے بائبل پڑھنے کی ترغیب!

سوال: ذاکر سے پوچھا گیا کہ ہم کیوں غیر مسلموں کی کتب بینی کرتے ہیں جبکہ رسول اللہ (ﷺ) نے اس سے منع فرمایا ہے اور قرآن پڑھنے کی ترغیب دی ہے؟ تو اس نے جواب دیا: کسی بھی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ ان کتابوں کو نہ پڑھو۔۔۔؟

"Question:…Muhammad salAllahu alaihiwasallam has advised follow the Qur'an and not to do research on other religious books….why do we make research and instead convince the non-Muslim the greatness of Islaam..?
answer: "…which Hadeeth say the prophet said don't do research…people quote a Hadeeth in which Hazrat Umar may Allah be pleased with him he was reading the Injeel and the prophet said don't read the injeel…the prophet said don't read the Injeel for guidance…for guidance you should not read the Injeel.. but to do dawah YOU HAVE TO READ.. who says that…? ….not dr.zaakir…Quraan says that…Quraan says in surah al baqarah….chapter no.2 verse no.111 it says….wa qaalu lay yadhulal jannata illa man kaana hunaan aw nasaara…the Jews and Christians they say you Muslims …you shall never enter jannah…with your hajj with your fasting with your salah.. with the mark on your forehead….you Muslim you shall never enter jannah…unless you become a jew or a christian….Allah says … tilka amaaniyoohum….this is their wishful thinking…bakwaas hai bakwaas….vain desires…..Qul haatum Burhaanakum….Produce your proof….in kuntum saadiqeen…but if you are truthful….and they have produced the proof ..the holy bible in no less than 2000 different languages….they say …my bible says this…my bible says that….my bible says this ..my bible says that….what you have to do? You have to follow the bible and ….(words unclear)……YOU HAVE TO READ THE BIBLE ..ANALYSE THE BIBLE AND SPEAK TO THEM…..Quraan says surah Aali Imran chapter no.3 verse no.64….tala ilaa kalimatan sawaaimbayna na wa baynakum….come to common terms as between us and you…..how will you come to

common terms unless you don't read the religious scriptures….so don't read the religious scripture of non-Muslim for guidance…but read it for dawah and that's what the Qur'an says…and the prophet never forbid that…."

(Muhammad in various world religious scripture)

حوالہ : "۔۔کون سی حدیث رسول (ﷺ) کہتی ہے کہ تحقیق نہ کرو۔۔لوگ ایک حدیث پیش کرتے ہیں جس میں حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) انجیل پڑھ رہے تھے اور رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ انجیل نہ پڑھو۔۔ نبی کریم (ﷺ) نے فرمایا انجیل ہدایت کے لئے نہ پڑھو مگر۔۔ہدایت حاصل کرنے کے لئے آپ انجیل نہیں پڑھ سکتے مگر دعوت دینے کے لئے آپ کو انجیل پڑھنی پڑھے گی۔۔۔یہ کس نے فرمایا۔۔؟ڈاکٹر ذاکر نے نہیں۔۔قرآن مجید فرماتا ہے سورۂ بقرہ سورت نمبر ۲ آیت نمبر ۱۱۱ میں فرمایا۔۔وَقَالُواْ لَن يَدۡخُلَ ٱلۡجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ هُودًا أَوۡ نَصَـٰرَىٰ‌ۗ تِلۡكَ أَمَانِيُّهُمۡ‌ۗ قُلۡ هَاتُواْ بُرۡهَـٰنَكُمۡ إِن كُنتُمۡ صَـٰدِقِينَ ﴿١١١﴾ یہود اور نصاری نے کہا اے مسلمانوں تم جنت میں نہیں جاؤ گے۔۔اپنے حج، روزے اور نماز سے۔۔ تمہارے ماتھے پر سجدوں کے نشانات ہونے کے باوجود۔۔تم مسلمان کبھی جنت میں نہیں جا پاؤ گے۔۔یہاں تک کہ تم یہودی یا نصرانی نہ بن جاؤ۔۔(تِلۡكَ أَمَانِيُّهُمۡ) یہ ان کی آرزوئیں ہیں یعنی بکواس ہے بکواس۔۔خوش فہمیاں ہیں۔۔(قُلۡ هَاتُواْ بُرۡهَـٰنَكُمۡ) کہو کہ اپنی دلیل لاؤ (إِن كُنتُمۡ صَـٰدِقِينَ) اگر تم واقعی سچے ہو۔۔اور انہوں نے اپنی دلیل پیش کردی ۔۔انجیل مقدس ۲۰۰۰ سے زائد زبانوں میں شائع ہو چکی ہے اور وہ کہتے ہیں میری بائبل یہ کہتی ہے۔۔ میری انجیل یہ فرماتی ہے۔۔تو آپ کیا کریں گے؟ تمہیں انجیل کی پیروی کرنی پڑے گی۔۔(غیر واضح الفاظ)۔۔ تمہیں انجیل پڑھنی پڑے گی۔۔انجیل کا خوب اچھی طرح تجزیہ کرو اور پھر ان سے بات کرو۔۔قرآن کریم فرماتا ہے سورت نمبر ۳ آیت نمبر ۶۴ قُلۡ يَـٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَـٰبِ تَعَالَوۡاْ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءِۭ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمۡ أَلَّا نَعۡبُدَ إِلَّا ٱللَّهَ وَلَا نُشۡرِكَ بِهِۦ شَيۡـًٔا وَلَا يَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا أَرۡبَابًا مِّن دُونِ ٱللَّهِ‌ۚ فَإِن تَوَلَّوۡاْ فَقُولُواْ ٱشۡهَدُواْ بِأَنَّا مُسۡلِمُونَ ﴿٦٤﴾

(کہو آؤاس بات کی طرف جو ہم میں اور تم میں یکساں ہیں) تم ان یکساں باتوں کی طرف کس طرح آؤ گے جب تک آپ ان کی مقدس کتاب نہیں پڑھیں گے۔۔سو غیر مسلموں کی مقدس کتابیں ہدایت کے لئے نہ پڑھیں۔۔لیکن انہیں دعوت دینے کے لئے پڑھیں یہی قرآن کریم فرماتا ہے۔۔اور رسول اللہ (ﷺ) نے اس سے منع نہیں فرمایا۔۔"

(محمد (ﷺ) مختلف مذاہب کی مقدس کتابوں میں)

جواب: ہم جو کچھ قرآن وسنت سے بیان کر چکے وہ کافی ہے لیکن اللہ تعالی کے فرمان کے بموجب:

﴿ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ﴾ (الحج: ۴۶)

(کیاانہوں نے زمین میں سیر وسیاحت نہیں کی جو ان کے دل ان باتوں کے سمجھنے والے ہوتے یا کانوں سے ہی ان (واقعات) کو سن لیتے، بات یہ ہے کہ صرف آنکھیں ہی اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں)

اور اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں فرمایا:

﴿ فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴾ (الصف: ۵)

(پس جب وہ لوگ ٹیڑھے ہی رہے تو اللہ تعالی نے ان کے دلوں کو (اور) ٹیڑھا کر دیا)

اگر (ان شاء اللہ) یہ شخص فاسقوں میں نہیں ہو گا تو (یقیناً) ان بعض دلائل سے ہدایت پا کر بہرہ ور ہو گا۔

کیا ہمیں ہر مسئلہ کی دلیل کی لئے بائبل کی طرف رجوع کرنا چاہیے!

سوال: ذاکر سے ایک مسلمان کے لئے ٹائی پہننے کے متعلق پوچھا گیا اور کیا اس کا کوئی تعلق نصرانیت سے ہے؟ (یہ بات یاد رہے کہ پتلون اور ٹائی یہ خود ڈاکٹر صاحب کی مستقل ہیت ہے) تو انہوں نے جواب دیا: انجیل میں کوئی بھی ایسی دلیل نہیں کہ جس میں لکھا ہو ٹائی نصرانیت کی علامت ہے۔۔۔؟

Question: "..being a muslim can we wear a tie? Tie is a symbol of Christianity or not?

Answer: "..one of the criterias of hijaab is that you cannot wear dress that which resembles to the unbelievers…I cannot wear a 'cross' …it's a sign of Christianity ..i cannot wear a "OM"..its a sign of Hinduism….people say that tie is a sign of Christianity …don't wear tie…don't wear shirt..wear kurta….dont wear coat….there is a group of people who say this….am asking is it mentioned in bible that tie is a sign of Christianity…I have read the bible ..show me which verse of bible says tie is sign of chritianity…there is no verse… tie is a cultural dress…you can follow any culture as long as it doesn't go against the sharia…the western culture is to wear shorts….the women wear mini….it goes against the sharia….so you cannot wear shorts and mini…..but tie is a cultural dress..it doesn't go against the sharia….you can adopt any culture which does not go against the sharia….if you go to the Antarctic…in the arctic ..the Eskimos….they wear coat….you cannot say this is not a sunnah there….you can't wear…if you don't wear you will die…people say that you should not wear shirt…..see…. the kurta that you wear even that is a sign of cross….you pull the sleeves apart even it's a sign of cross…why do you wear kurta….why do you wear?....even kurta is… kurta is more a sign of cross….you put the sleeve like that…..does'nt it look like a cross…. It is….but is it mentioned in bible that kurta is sign of cross….is it mentioned shirt is sign of cross….see there are some Muslims.. a group of …Muslims…whatever the westerners do they object to it….see what they do against islaam you object…..fornication …adultery.. object to that….but what they don't do against the sharia…unnecessarily don't pick up things…and you will be shocked to know that the word…kurta is not mentioned in the holy quraan….the world kameez is mentioned in the holy quraan….if you read surah yusuf chapter no.12 no less than 5 places..verse no.18, verse no.24, verse no.25, verse no.26…it is mentioned about shirt…..the prophet Yusuf alaihisalaam wore a shirt….kameez is mentioned in quraan …word kurta is not there….so if I say I wear the shirt..I am following more the quraan than you wearing the kurta….see people get these ideas from where I don't know….where does the hadeeth says that you cannot wear a tie….where does it say… it does say….dont wear things which resembles the unbelievers….like a chain wearing a cross….putting a vermilion…sign of Hinduism …otherwise….any culture which doesn't go against the sharia you can follow…"

(Muhammad in various world religious scripture)

حوالہ: حجاب کی ایک اور شرط یہ ہے کہ آپ کافروں سے مشابہت رکھنے والا لباس نہیں پہن سکتے۔۔میں "صلیب" نہیں پہن سکتا۔۔کیونکہ یہ نصرانیت کی نشانی ہے۔۔میں "اوم" نہیں پہن سکتا کیونکہ یہ ہندومت کی نشانی ہے۔۔لوگ کہتے ہیں کہ ٹائی نصرانیت کی نشانی ہے۔۔اسی لئے ٹائی مت پہنیں۔۔شرٹ نہ پہنیں کرتا پہنیں۔۔کوٹ بھی نہ پہنیں۔۔لوگوں کا ایک گروہ ہے جو یہ کہتا ہے۔۔میں پوچھتا ہوں کہ کیا انجیل میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ٹائی نصرایت کی نشانی ہے۔۔میں نے انجیل پڑھی ہے۔۔مجھے بتائیں انجیل کی کون سی آیت یہ کہتی ہے کہ ٹائی نصرانیت کی نشانی ہے۔۔ایسی کوئی بھی آیت نہیں۔۔ٹائی تو ایک کلچرل لباس ہے۔۔آپ کوئی بھی کلچر اپنا سکتے ہیں جب تک وہ شریعت کے خلاف نہیں جاتا۔۔مغربی کلچر شورٹس پہننے کا ہے۔۔عورتیں منی (اسکرٹ) پہنتی ہیں۔۔یہ شریعت کے خلاف ہیں اسی لئے آپ شورٹس اور منی نہیں پہن سکتے۔۔لیکن ٹائی ایک کلچرل ڈریس ہے جو شریعت کے خلاف نہیں جاتا۔۔آپ کوئی بھی کلچر اپنا سکتے ہیں جبتک وہ شریعت کے خلاف نہیں جاتا۔۔اگر آپ انٹارکٹک جائیں گے وہاں اسکیموز ہوتے ہیں وہ کوٹ پہنتے ہیں۔۔آپ وہاں پر یہ سنت نہیں ہے نہیں کہہ سکتے۔۔کیونکہ وہاں۔۔اگر آپ اسے نہیں پہنے گے تو مر جائیں گے۔۔لوگ کہتے ہیں کہ آپ شرٹ بھی نہیں پہن سکتے۔۔دیکھیں۔۔جو کرتا آپ پہنتے ہیں وہ بھی تو صلیب کا نشان ہے۔۔آپ اس کے آستین کھینچ کر پھیلا دیں تو یہ بھی صلیب کانشان بن جاتا ہے۔۔پھر آپ کرتا بھی کیوں پہنتے ہیں۔۔کیوں؟ تو کرتا بھی۔۔بلکہ کرتا تو زیادہ صلیب کانشان لگتا ہے۔۔آپ اس کے آستین اس طرح پھیلا دیں (ڈاکٹر صاحب اشارہ کرکے بتاتے ہیں)۔۔کیا یہ صلیب کی طرح نہیں لگتا۔۔یہ لگتا ہے۔۔لیکن کیا یہ انجیل میں لکھا ہوا ہے کہ ٹائی صلیب کا نشان ہے۔۔کیا یہ لکھا ہوا ہے کہ شرٹ صلیب کا نشان ہے۔۔سو ایسے کچھ مسلمان ہیں۔۔مسلمانوں کا ایک مخصوص گروہ ہے۔۔جو کچھ بھی مغربی ممالک کے لوگ کرتے ہیں یہ ان پر اعتراض کرتے ہیں۔۔سو جو کچھ وہ اسلام کے خلاف کرتے ہیں آپ بھلے اس پر اعتراض کریں۔۔زناکاری، بدکاری۔۔اعتراض کریں۔۔لیکن جو کام وہ شریعت کے خلاف نہیں کرتے بلاوجہ ایسی باتیں نہ کریدیں۔۔اور آپ کو یہ سن کر حیرت ہوگی کہ کرتے کا لفظ قرآن کریم میں موجود نہیں۔۔لفظ قمیص کا ذکر ہے قرآن میں۔۔اگر آپ سورۂ یوسف سورت نمبر ۱۲ تقریباً پانچ (۵) جگہوں پر آیت نمبر ۱۸، ۲۴، ۲۵، ۲۶ میں شرٹ (قمیص) کا ذکر ہے۔۔کہ اللہ کے نبی یوسف (علیہ الصلاۃ والسلام) نے شرٹ پہنی ہوئی

تھی۔۔ قمیص کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔۔ لیکن لفظ کرتا وہاں موجود نہیں۔۔پس اگر میں کہتا ہوں کہ شرٹ پہنو تو میں کرتے پہننے والے سے ذیادہ قرآن پر چل رہا ہوں۔۔ دیکھیں مجھے نہیں معلوم لوگوں نے یہ باتیں کہاں سے لی ہیں۔۔ کہاں ہے وہ حدیث جو کہتی ہے کہ ٹائی مت پہنو۔۔ کہاں؟۔۔ حدیث کہتی ہے کہ ایسی چیزیں مت پہنیں جو کافروں سے مشابہت رکھتی ہیں۔۔ جیسے صلیب کی چین۔۔ یا ورمیلین ہندومت کا نشان۔۔ اس کے علاوہ جو بھی کلچر شریعت کے مخالف نہ ہو تو آپ اسے اپنا سکتے ہیں۔۔"

(محمد (ﷺ) مختلف مذاہب کی مقدس کتابوں میں)

جواب : کیا ہر مسئلے میں جو آپ مناظرہ کرتے ہیں لوگ اس بات کے محتاج ہیں کہ وہ انجیل کی طرف رجوع کریں، یہ شخص کیسے فتنے کا شکار ہے؟! انجیل میں دلیل نہیں، انجیل میں دلیل نہیں! ہم آپ سے کہہ چکے ہیں کہ انجیل کے بارے میں دو باتوں میں سے ایک لازم ہے یا تو تحریف شدہ و تبدیل شدہ ہے یا پھر منسوخ ہے۔ امام ذہبی (رحمہ اللہ) نے " سیر أعلام النبلاء" میں کعب بن ماتع الاحبار کے حالات زندگی کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے نقل فرمایا "أنها لا تجوز القراءة في تلك الكتب" (ان کتابوں میں سے پڑھنا جائز نہیں) اور اسی طرح کی بات عبداللہ بن عمرو بن العاص کے حالات زندگی میں بھی نقل فرمائی۔ امام سخاوی (رحمہ اللہ) نے بھی اس موضوع پر تالیف فرمائی ہے "الأصل الأصيل في تحريم النقل من التوراة والإنجيل" (توارت وانجیل سے نقل کرنے کی تحریم پر مضبوط بنیاد) جس کی جانب رجوع کیا جائے، اور تم ان لوگوں کو جو بھی تم سے مناظرہ کرے اس طرف دھکیلتے ہو کہ یہ بات توارت میں نہیں یہ بات انجیل میں نہیں! خود بھی گمراہ ہوئے اور لوگوں کو بھی گمراہ کرنا چاہتے ہو جبکہ رسول اللہ (ﷺ) کا فرمان ہے : "ومن دعا إلى ضلالة كان عليه من الوزر مثل أوزار من تبعه إلى يوم القيامة لا ينقص من أوزارهم شيأ" (جس کسی نے گمراہی کی طرف بلایا تو یوم قیامت اس پر ان تمام لوگوں کا بوجھ بھی ہوگا جنہوں نے اس گمراہی میں اس کی پیروی کی، اور یہ بات ان لوگوں کے اپنے بوجھوں میں سے کچھ کم نہیں کرے گی)، اللہ تعالی فرماتے ہیں :

﴿ لِيَحْمِلُواْ أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ أَلاَ سَاء مَا يَزِرُونَ ﴾ (النحل: ۲۵)

(اسی کا نتیجہ ہو گا کہ قیامت کے دن یہ لوگ اپنے پورے بوجھ کے ساتھ ہی ان کے بوجھ کے بھی حصے دار ہوں گے جنہیں بے علمی سے گمراہ کرتے رہے۔ دیکھو تو کیسا برا بوجھ اٹھا رہے ہیں)

اپنے آپ پر رحم کرو اے ذاکر۔ اللہ تعالی کی جناب میں توبہ کرو پھر اسے (علی الاعلان) بیان کرو کہ تم جس چیز کی طرف پہلے دعوت دیا کرتے تھے وہ باطل تھی، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ إِلاَّ الَّذِينَ تَابُواْ وَأَصْلَحُواْ وَبَيَّنُواْ فَأُوْلَـئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴾ (البقرة: ١٦٠)

(مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور بیان کردیں تو میں ان کی توبہ قبول کرلیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہوں)

کفار قرآن پر ایمان نہیں لاتے اسی لئے انہی کی مقدس کتابوں سے دلائل دیئے جائیں

سوال: کیونکہ کفار قرآن پر ایمان نہیں لاتے اسی لئے ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے نبی (ﷺ) کے آنے کے دلائل ان کی مقدس کتابوں میں سے بیان کریں؟

"......so since the non-Muslim Will not believe in the holy Quraan...we have to prove to them about the advent of our beloved prophet Muhammed (peace be upon him)...from their holy scriptures..."

(Muhammed in various world religious scriptures)

حوالہ: "۔۔۔چونکہ غیر مسلم قرآن کریم پر یقین نہیں کرتے۔۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے پیارے نبی (ﷺ) کی آمد کی خبر۔۔ان کی مقدس کتابوں میں سے ثابت کریں۔۔"

(محمد (ﷺ) دنیا کے مختلف مذاہب کی کتابوں میں)

جواب: ان کی کتابوں میں تو حلول (کا عقیدہ) بھی ہے۔ ان کی تحریف شدہ اور تبدیل شدہ کتابوں کو پڑھ کر کو استفادہ حاصل نہیں ہو گا۔ میں نے ان سے منقول شدہ اقوال (عبدالمجید) زندانی کی اس کتاب میں پڑھے

تھے جس کا ہم نے رد کیا۔[۱] وہ کہتا ہے : "طلع رب العالمین من ساعیر واشرف من ثبیر" (رب العالمین ساعیر[۲] سے طلوع ہوا اور ثبیر سے اشرف ہوا) یہ (قول) کہاں سے آیا؟ یہ تو عقیدۂ حلول میں سے ہے کہ اللہ تعالی مخلوقات میں حلول کئے ہوئے ہے اور اس پہاڑ سے طلوع ہوتا ہے اور (کبھی) اس پہاڑ سے طلوع ہوتا ہے۔ اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ لوگ اس مسلک حلول پر گامزن ہیں جس پر نصاری ہیں۔ تم کیسے لوگوں کو حلولی عقیدے کی جانب گھسیٹتے ہو حالانکہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب عزیز میں یہ خبر دی کہ نصاری کبھی کہتے ہیں : عیسی (علیہ السلام) اللہ تعالی کے بیٹے ہیں' اللہ تعالی کا فرمان ہے :

﴿ لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُواْ إِنَّ اللّهَ ثَالِثُ ثَلاَثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَـهٍ إِلاَّ إِلَـهٌ وَاحِدٌ وَإِن لَّمْ يَنتَهُواْ عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾ (المائدة: ۷۳)

(وہ لوگ بھی قطعاً کافر ہوگئے جنہوں نے کہا کہ اللہ تعالی تین میں کا تیسرا ہے' دراصل سوائے اللہ تعالی کے کوئی معبود حقیقی نہیں۔ اگر یہ لوگ اپنے اس قول سے باز نہ رہے تو ان میں سے جو کفر پر رہیں گے' انہیں المناک عذاب ضرور پہنچے گا)

اور ﴿ وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّهِ وَقَالَتْ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّهِ ذَلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِؤُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُواْ مِن قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ ﴾ (التوبة: ۳۰)

(یہود کہتے ہیں عزیر اللہ تعالی کا بیٹا ہے اور نصرانی کہتے ہیں مسیح اللہ تعالی کا بیٹا ہے' یہ قول صرف ان کے منہ کی بات ہے' اگلے منکروں کی بات کی یہ بھی نقل کرنے لگے اللہ تعالی انہیں غارت کرے وہ کیسے پلٹے جاتے ہیں)

اور ﴿ لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَآلُواْ إِنَّ اللّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ مِنَ اللّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَن يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَن فِي الأَرْضِ جَمِيعًا وَلِلّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ

---

[۱] یہ رد بنام ''الصبح الشارق علی ضلالات عبدالمجید الزنداني في کتابه توحید الخالق'' شیخ یحیی الحجوری کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔ جو زندانی کی کتاب ''توحید الخالق'' کا رد ہے جس میں زندانی نے ذاکر نائیک کی طرح عقلی، فلسفیانہ اور غیرمسلموں کی کتابوں سے دلائل جمع کئے ہیں۔ (مترجم)

[۲] ساعیر اور ثبیر دو پہاڑوں کے نام ہیں، واللہ اعلم (مترجم)

وَالأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَاللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴾ (المائدة: ١٧)

(یقیناً وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ اللہ تعالی ہی مسیح ابن مریم ہیں' آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر اللہ تعالی مسیح ابن مریم اور ان کی والدہ اور روئے زمین کے سب لوگوں کو ہلاک کر دینا چاہے تو کون ہے جو اللہ تعالی پر کچھ بھی اختیار رکھتا ہو؟ آسمانوں و زمین اور دونوں کے درمیان کا کل ملک اللہ تعالی ہی کا ہے' وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے' اور اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے)

یعنی کبھی کہتے ہیں: وہ اللہ تعالی کے بیٹے ہیں' کبھی کہتے ہیں: وہ خود اللہ ہیں' اور کبھی کہتے ہیں: وہ تین میں سے ایک ہیں' جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ (رحمہ اللہ) نے "الجواب الصحیح" اور ابن القیم (رحمہ اللہ) نے "إرشاد الحیاری" میں بیان فرمایا۔

بائبل کے حوالوں سے نماز کا بیان

سوال۸: ذاکر نائیک نصاری کے لئے ان کی کتاب انجیل سے حوالہ جات نقل کر کے نماز اور اس کے طبّی وسائنسی فوائد بیان کرتا ہے؟

حوالہ: نصاری کے لئے بائبل کے حوالوں سے نماز کے طبّی وسائنسی فوائد بیان کرتے ہیں۔ (دنیا کے مشہور ادیان میں خدا کا تصور Concept of God in Major Religions – Q&A Session)

جواب: کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ ان کتابوں سے نماز بیان کرے اور نہ ہی ان پر اعتماد کرے ان میں سے کچھ نقل کرنا' انہیں پڑھنا' ان کی خرید وفروخت کرنا' ان کی شرح کرنا یا اسے تحفے میں دینا سب منع ہے۔ بلکہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ ان کتابوں کو جلادیں کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ أَفَتَطْمَعُونَ أَن يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلاَمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴾ (البقرة: ٧٥)

((مسلمانوں) کیا تمہاری خواہش ہے کہ یہ لوگ ایماندار بن جائیں' حالانکہ ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو کلام اللہ کو سن کر، عقل و علم ہونے کے باوجود' پھر بھی بدل ڈالا کرتے ہیں)

اور اس لئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَـٰذَا مِنْ عِندِ اللّهِ لِيَشْتَرُواْ بِهِ ثَمَناً قَلِيلاً فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُونَ ﴾ (البقرة: ۷۹)

(ان لوگوں کے لئے ویل ہے جو اپنے ہاتھوں کی لکھی ہوئی کتاب کو اللہ تعالی کی طرف کی کہتے ہیں اور اس طرح دنیا کماتے ہیں' ان کے ہاتھوں کی لکھائی کو اور ان کی کمائی کو ویل (ہلاکت) اور افسوس ہے)

یہ دونوں دلیلیں اور اس باب کے دیگر دلائل اس بات پر دلالت کناں ہیں کہ انہوں نے کتاب اللہ کی تحریف کی اور اسے تھوڑے داموں کے عوض تبدیل کر دیا اور بیچ ڈالا۔ پس تم کس طرح لوگوں کو تحریف شدہ کتابوں کی جانب رہنمائی کرتے ہو ؟انہوں نے اسے تحریف کیا' اس میں تغیر کیا' اسے بدل ڈالا اور اسے قلیل داموں بیچ ڈالا' تو تم انہیں کفار کے جھوٹ کے پلندوں کی طرف رہنمائی کرتے ہو ؟ یہ تو گمراہی ہے' اور جن باتوں کو ان خائن لوگوں نے ان کتابوں میں تحریف نہیں بھی کیا تو وہ منسوخ ہیں' چناچہ یا تو یہ کتابیں تحریف شدہ ہیں یا پھر منسوخ ہیں جس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

﴿ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ وَلاَ تَتَّبِعْ أَهْوَاءهُمْ عَمَّا جَاءكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا وَلَوْ شَاء اللّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَـكِن لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُم فَاسْتَبِقُوا الخَيْرَاتِ إِلَى الله مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴾ (المائدة: ۴۸)

(اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ ہے' اس لئے آپ ان کے آپس کے معاملات میں اسی اللہ تعالی کی اتاری ہوئی کتاب کے ساتھ حکم کیجئے' اس حق سے ہٹ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ جائیں۔ تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم

نے ایک شریعت اور منہج مقرر کر دیا ہے۔ اگر منظور الٰہی ہوتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا، لیکن اس کی چاہت ہے کہ جو تمہیں دیا ہے اس میں تمہیں آزمائے، تم نیکیوں کی طرف جلدی کرو، تم سب کا رجوع اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے، پھر وہ تمہیں ہر وہ چیز بتا دے گا جس میں تم اختلاف کرتے رہتے ہو)

اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کی بناء پر:

﴿ ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَى شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴾ (الجاثیۃ: ۱۸)

(پھر ہم نے آپ کو دین کی (ظاہر) راہ پر قائم کر دیا، سو آپ اسی پر لگے رہیں اور نادانوں کی خواہشوں کی پیروی میں نہ پڑیں)

اور اس لئے:

﴿ وَلَوْلَا أَن ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدتَّ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا إِذًا لَّأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ﴾ (الاسراء: ۷۴-۷۵)

(اگر ہم آپ کو ثابت قدم نہ رکھتے تو بہت ممکن تھا کہ ان کی طرف قدرے قلیل مائل ہو ہی جاتے، پھر تو ہم بھی آپ کو دوہرا عذاب دنیا کا کرتے اور دوہرا ہی موت کا، پھر آپ تو اپنے لئے ہمارے مقابلے میں کسی کو مددگار بھی نہ پاتے)

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا:

﴿ أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَى عَلَيْهِمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَى لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴾ (العنکبوت: ۵۱)

(کیا انہیں یہ کافی نہیں؟ کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل فرما دی جو ان پر پڑھی جا رہی ہے، اس میں رحمت (بھی) ہے اور نصیحت (بھی) ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان والے ہیں)

اور ﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ، قُلْ بِفَضْلِ اللّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُواْ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴾ (یونس: ۵۷-۵۸)

(اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے' اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لئے شفاء ہے' اور رہنمائی کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے' آپ کہہ دیجئے کہ بس لوگوں کو اللہ تعالی کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہیے۔ وہ اس سے بدرجہا بہتر ہے جس کو وہ جمع کر رہے ہیں)

اور ﴿ أَفَمَن شَرَحَ اللهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَى نُورٍ مِّن رَّبِّهِ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللهِ أُوْلَئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴾ (الزمر: ۲۲)

(کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ تعالی نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے پس وہ اپنے رب کی طرف سے ایک نور پر ہے' اور ہلاکی ہے ان پر جن کے دل یاد الٰہی سے (اثر نہیں لیتے بلکہ) سخت ہوگئے ہیں۔ یہ لوگ صریح گمراہی میں (مبتلا) ہیں)

اور مسلمانوں کا اس بات پر اجماع قائم ہو چکا ہے کہ یہ کتابیں اور سابقہ ادیان منسوخ ہیں اور اس بات پر بھی اجماع ہے کہ جو یہ اعتقاد رکھے کہ یہ کتابیں اور یہ ادیان منسوخ نہیں ہوئے تو وہ کافر ہے۔

ہندوؤں کی کتابوں اور قرآن کریم میں یکسانیت ثابت کرنا

سوال: ذاکر ہندوؤں سے کہتا ہے: ﴿ تعالوا الی کلمة سواء بیننا وبینکم ﴾ (ایسی بات کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں برابر ہے) ایسی عبارتوں کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں عام و مشترک ہیں۔ ان کی

کتابوں کی بعض آیات پر اعتماد کرتے ہوئے جن میں سے ایک یہ ہے : (اس الہ کی کوئی صورت نہیں بنائی جاسکتی) اور یہ بالکل وہی بات ہے جو سوامی جی نے کہا کہ اس الہ کی کوئی صورت نہیں؟

"….i do agree with swamijee that the most holy scriptures of the Hindus are the Vedas….How do we come to common terms? Swaijee rightly said that god almighty has got no bodily form …but how will you convince the Hindu….he may think that may be swamijee is not quoting correct or zakir is pulling a fast one…what we have to do is …ta ala ila kalimatin sawaaimbaiyna na wa baynakum…..come to common terms as between us and you….if you read the yajur ved chapter no.32 verse no.3 na tasya pratima asti…it's a Sanskrit quotation…na tasya pratima asti….of that god no image can be made…that's what sawijee said…god is formless…same Yajur ved chapter no.40 , verse no.8 says….god is imageless and formless…..god has got no body …he has got no form…..same yajur ved chapter no. 40 verse no.9 says…all those who worship the asambooti are in darknes…………….(goes ahead with reference from Vedas….)…………and amongst the Vedas….. swamijee will agree with me..Rig Veda happens to be most sacred it's the most oldest and the most sacred..…if you read Rig Ved book no.2 chapter no.1 verse ….3 to 11 …it gives 33 different attributes to almighty god…Quraan gives no less than 99 different attributes…Veda gives 33 attributes….we have got no objection as I said in my earlier talk (quotes Arabic ayah)…………Say Call upon Him by Allah or by Rahman., by whichever name you call upon him..to him belongs the most beautiful name…… ..you can call him by any name but it should not conjure up a mental picture…suppose the hindu says that God Almighty is Brahma….What is the meaning of Brahma…..Brahma means the Creator..if you translate into English. If you translate it into Arabic it means Khalique…we Muslims have got no objection in calling Almighty God as Khalique or Creator or Brahma….but if a hindu says that god almighty is brahma who has got three head and on each head is a crown….you are giving an image to god almighty….which the Muslims take strong exception to…you are going against the Yajur ved , chapter 32, verse no.3, Another beautiful attribute the hindus give..for almighty god is Vishnu…if you translate Vishnu in to English…it means sustainer…it means cherisher…if you translate into Arabic it means Rab….we Muslims has got no objection in calling Almighty god as Rab or as sustainer cherisher or Vishnu…but the hindu says that Vishnu is almighty god…traveling on a bed of snakes and he has got four hands …..you are giving an image to God Almighty…you are going against yajur ved chapter no.40, verse no.8 which we Muslims take strong exception to….Therefore we have to come to common terms…your veda says god has got no form and he has got no body….same yajur ved if you read tells you u that you should not worship the asmabooti or sambooti… further if you read the Rig ved…its mentioned in book no.8 chapter no. 1, verse no.1…ma chitanati sansad….all praises are due to him alone…..Alhamdulillahi rabbil aalameen…..same rig ved….book no.6 chapter no.45….verse no.16 says….yaek ekmushti hi…..there is only one

god…worship him alone, Qul huwaAllahu ahad…….How do you come to common terms?...taala ila kalimatin sawaaimbayna na wa baynakum….come to common terms as between us and you….this is the commonalities….that we prove from the bible, from the vedas, from the quraan…..come to common terms….read Your scriptures and understand the concept of god almighty correctly….then inshAllah we all will be united….."

(Symposium- religion in the right perspective)

حوالہ : "۔۔۔میں سوامی جی کے ساتھ مکمل طور پر متفق ہوں کہ ہندوؤں کی سب سے مقدس کتاب ویدائیں ہیں۔۔ہم کس طرح یکساں باتوں کی جانب آسکتے ہیں؟ سوامی جی نے سچ کہا کہ خدا کی کوئی جسمانی صورت نہیں۔۔ لیکن آپ ایک ہندو کو کیسے قائل کریں گے۔۔وہ یہ سوچے گا کہ شاید سوامی جی صحیح حوالہ نہیں دے رہے یا ذاکر نے کوئی عیاری دکھائی ہے۔۔ ہمیں کیا کرنا چاہیے (اس صورتحال میں﴿ تَعَالَوْاْ إِلَى كَلَمَةٍ سَوَاء بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ﴾ (ایسی بات کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں یکساں ہے)۔۔ اگر آپ یاجر وید سورت نمبر ۳۲ آیت نمبر ۳ میں پڑھیں "ناتسیا پراتما استی" یہ ایک سنسکرت جملہ ہے۔۔"ناتسیا پراتما استی" یعنی اس خدا کی کوئی صورت نہیں بنائی جاسکتی۔۔ یہی بات سوامی جی نے کہی۔۔ کہ خدا بے ساخت وصورت کا ہے۔۔خدا کا کوئی جسم نہیں۔۔اس کی کوئی ہیت نہیں۔۔اسی یاجر وید سورت نمبر ۴۰ آیت نمبر ۹ میں کہا۔۔ہر وہ جو آسم بوتی کی پوجا کرتے ہیں اندھیرے میں ہیں۔۔(پھر ڈاکٹر صاحب نے ویداؤں کے بہت سے حوالہ جات بیان کئے)۔۔اور ویداؤوں میں سے رگ ویدا بھی ہے اور سوامی جی میرے ساتھ اتفاق کریں گے کہ یہ سب سے مقدس اور سب سے قدیم ہے۔۔اگر آپ رگ وید کتاب نمبر ۲ سورت نمبر ا آیت ۳ سے ا اپڑھیں گے تو اس میں ۳۳ مختلف صفات خدا تعالی کی بیان ہوئی ہیں۔۔قرآن کریم نے خدا تعالی کی ۹۹ مختلف صفات بیان کی ہیں۔۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں جیسا کہ میں نے تقریر کی شروع میں عرض کیا﴿ قُلِ ادْعُواْ اللّهَ أَوِ ادْعُواْ الرَّحْمَـنَ أَيًّا مَّا تَدْعُواْ فَلَهُ الأَسْمَاء الْحُسْنَى ﴾ (کہو چاہے اللہ پکارو یا رحمٰن پکارو، جس نام سے پکارو اس کے تمام نام اچھے ہیں) یا ذاکر نائیک کے ترجمے کے مطابق سب سے اچھے نام اسی کے ہیں۔۔آپ اسے کسی بھی نام سے پکار سکتے ہیں لیکن اس سے آپ کے تصور میں کوئی ذھنی تصویر پیدا نہیں ہونی چاہیے۔۔ بالفرض ہندو خدا تعالی کو برہما کہتے ہیں۔۔برہما کا کیا معنی ہے۔۔ اگر آپ اس کا انگریزی میں ترجمہ کریں تو برہما کا معنی ہے کریئٹر۔۔اور اگر عربی میں آپ اس کا ترجمہ کریں

گے تو اس کا معنی ہے خالق۔۔ہم مسلمانوں کو کوئی اعتراض نہیں اگر خدا تعالی کو کو خالق یا کریئٹر یا برہما پکارا جائے۔۔لیکن اگر کوئی ہندو یہ کہے کہ خدا تعالی برہما ہے جس کے تین سر ہیں اور ہر سر پر ایک تاج ہے۔۔تو آپ خدا تعالی کو ایک صورت دے رہے ہیں۔۔مسلمان اس کی سخت تردید کریں گے۔۔آپ یاجر وید سورت ۳۲ آیت ۳ کے خلاف جارہے ہیں۔ ایک اور خوبصورت صفت جو خداتعالی کے لئے ہندو بیان کرتے ہیں "وشنو" ہے۔۔اگر آپ وشنو کو انگریزی میں ترجمہ کریں گے تو۔۔اس کا معنی ہے سسٹینر یا چیریشر۔۔اگر آپ عربی میں ترجمہ کریں گے تو اس کا معنی ہے رب۔۔ہم مسلمانوں کو کوئی اعتراض نہیں کہ خداتعالی کو رب یا سسٹینر یا چیریشر یا وشنو پکارا جائے۔۔لیکن ایک ہندو یہ کہتا ہے کہ وشنو خداتعالی ہے۔۔جو سانپوں کے بنی ایک مسہری پر سفر کرتا ہے اور اس کے چار ہاتھ ہیں۔۔تم نے خدا تعالی کو ایک صورت دے دی۔۔تم یاجر وید سورت ۴۰ آیت ۸ کے خلاف گئے جس کی ہم مسلمان سخت تردید کریں گے۔اسی لئے ہمیں ایسی یکساں باتوں کی طرف آنا چاہیے۔۔آپ کی ویدا کہتی ہے کہ خدا کی کوئی ہیت اور کوئی جسم نہیں۔۔یہی یاجر وید آپ کو بتاتی ہے کہ آپ کو "آسم بوتی" اور "سم بوتی" کی پوجا نہیں کرنی چاہیے۔۔مزید اگر آپ رگ وید پڑھیں گے۔۔تو یہ کتاب ۸ سورت ۱ آیت ۱ میں ہے "ماچتانی سنساد" (تمام تعریفیں اس اکیلے کے لئے ہیں)۔۔ ﴿ الحمد لله رب العالمین ﴾۔۔اسی رگ وید میں کتاب نمبر ۶ سورت نمبر ۴۵۔۔آیت نمبر ۱۶ میں ہے۔۔" یااک المشتی ہی" (صرف ایک ہی خدا ہے۔۔اسی کی عبادت کرو) ﴿ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ﴾ ۔۔آپ کسطرح یکساں باتوں کی طرف آئیں گے؟۔۔)۔۔﴿ تَعَالَوْاْ إِلَى كَلَمَةٍ سَوَاء بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ﴾ (ایسی بات کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں یکساں ہے) تو یہ ہیں یکسانیت۔۔جو ہم نے بائبل، ویداؤں اور قرآن کریم سے ثابت کیں۔۔یکساں و مشترک باتوں کی طرف آؤ۔۔اپنی مقدس کتابیں پڑھو اور خدا تعالی کا صحیح تصور سمجھو۔۔پھر ہم ان شاء اللہ متحد ہو جائیں گے۔۔۔"

(سمپوزیم - دین صحیح تناظر میں)

جواب: یہ باطل ہے کیونکہ اما احمد بن جنبل (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: "من نفى الصورة فهو جهمي" (جس نے اللہ تعالی کی صورت کی نفی کی وہ جہمی ہے) اور اسی بات پر علماء کرام ہیں، اور رسول اللہ (ﷺ) نے

فرمایا: "إن الله خلق آدم علی صورته" (بیشک اللہ تعالی نے آدم (علیہ السلام) کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا) یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے۔

سائل: اور ذاکر کے زعم کے مطابق ان کتابوں میں سے یہ دلیل بھی ہے: (اس کی کوئی تصویر، کوئی جسم اور کوئی شکل نہیں)؟

"حوالہ اوپر بیان ہوا"

الشیخ: اللہ تعالی کی صفات میں نفی بیان کرنے میں تفصیل جائز نہیں، کہ (اس کا جسم نہیں اسکا یہ نہیں۔۔۔) سب سے پہلے جس نے جسم کے لفظ کا استعمال اللہ تعالی کے لئے کیا تھا وہ ہشام بن الحکم رافضی تھا، جو اس بات پر بھی دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے اپنی دعوت اور اقوال میں رافضیوں کا منہج اپنایا ہوا ہے جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ (رحمہ اللہ) نے بیان فرمایا۔ پھر شریعت بھی اللہ تعالی کی صفات کے مفصل اثبات اور مجمل نفی کے ساتھ آئی ہے۔ جہاں تک بات ہے اللہ تعالی کے اس فرمان کی:

﴿ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ، اللهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ﴾ (الاخلاص)

(آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالی ایک (ہی) ہے، اللہ تعالی بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے)

تو یہ مشرکوں کے اعتراض کی یا جو وہ دعوی کرتے تھے اس کی نفی ہے، بصورت دیگر اصل یہی ہے:

﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴾ (الشوری: ۱۱)

(اس جیسی کوئی چیز نہیں وہ سننے اور دیکھنے والا ہے)

﴿ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ﴾ (طہ: ۱۱۰)

(مخلوق کا علم اس پر حاوی نہیں ہو سکتا)

سائل: ذاکر کہتے ہیں (ہندوؤں کی کتاب کی) آیت (تمام تعریفین اسی کے لئے ہیں) ایسی ہی ہے جیسے ﴿ الحمدللہ رب العالمین ﴾ اور ان کی آیت (معبود تو ایک ہی ہے پس اسی ایک کی عبادت کرو) ایسی ہی جیسے ﴿ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ﴾ تو یہ وہ یکساں اور مشترک باتیں ہیں جو ہم انجیل، ہندوؤں کی (مذہبی کتابیں) ویداؤں اور قرآن کریم سے ثابت کرتے ہیں: ان باتوں کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں و مشترک ہیں اور اپنی کتابیں پڑھو، اور الہ العزیز کا صحیح فہم حاصل کرو، پھر اس کے بعد ان شاء اللہ ہم سب متحد ہو جائیں گے ؟

"حوالہ اوپر بیان ہوا"

الشیخ: اللہ تعالی نے اپنے نبی (ﷺ) کو یہ حکم فرمایا کہ آپ (ﷺ) فرما دیجئے:

﴿ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْاْ إِلَى كَلَمَةٍ سَوَاء بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلاَّ نَعْبُدَ إِلاَّ اللّهَ وَلاَ نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلاَ يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضاً أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللّهِ فَإِن تَوَلَّوْاْ فَقُولُواْ اشْهَدُواْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴾ (آل عمران: ٦٤)

(آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! ایسی انصاف والی بات کی طرف آو جو ہم میں تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالی کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں، نہ اللہ تعالی کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں۔ پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں)

اور تمہاری یہ حالت ہے کہ کہتے ہو "تعالوا الی کتبکم" (اپنی کتابوں کی طرف آؤں)، رسول اللہ (ﷺ) تو کافروں کو اس کتاب کی طرف بلائیں اور انہیں اس اسلام کی طرف بلائیں اور فرمائیں کہ "أسلم تسلم يؤتك الله أجرك مرتين وإن أعرضت فإنما عليك إثم الأريسين" (اسلام لے آؤ امن پاؤ گے، اللہ تعالی تمہیں تمہارا اجر دوگنا عطاء فرمائیں گے، اور اگر تم منہ پھیرو تو تم پر تمہاری عوام کا بھی گناہ ہوگا)، اور جب مسیلمہ نے کہا: اگر آپ (ﷺ) اپنے بعد مجھے نبی بنا جائیں تب میں آپ (ﷺ) پر ایمان لاتا ہوں، آپ (ﷺ) نے

فرمایا: "لو سألتني هذا ما أعطيتك ولن تعدو أمر الله فيك ولئن أدبرت ليعقرنك الله" (اگر تو مجھ سے لکڑی کا یہ ٹکڑا بھی مانگے تو میں یہ تجھ کو نہیں دے سکتا اور تمہارے بارے میں اللہ تعالی نے جو حکم دے رکھا ہے تو اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا اور اگر تو نے اسلام سے پیٹھ پھیری تو اللہ تجھے ہلاک کر دے گا) اور سورۂ فصلت میں ہے:

﴿ حم ، تَنزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، كِتَابٌ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ، بَشِيرًا وَنَذِيرًا فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ، وَقَالُوا قُلُوبُنَا فِي أَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ وَفِي آذَانِنَا وَقْرٌ وَمِن بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ إِنَّنَا عَامِلُونَ ﴾ (الفصلت: ۱-۵)

(حم۔ اتاری ہوئی ہے بڑے مہربان بہت رحم والے کی طرف سے۔ (ایسی) کتاب ہے جس کی آیتوں کی واضح تفصیل کی گئی ہے' (اس حال میں کہ) قرآن عربی زبان میں ہے اس قوم کے لئے جو جانتی ہے۔ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا ہے' پھر بھی ان کی اکثریت نے منہ پھیر لیا اور وہ سنتے ہی نہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ تو جس کی طرف ہمیں بلا رہا ہے ہمارے دل تو اس سے پردے میں ہیں اور ہمارے کانوں میں گرانی ہے اور ہم میں اور تجھ مین ایک حجاب ہے' اچھا تو اب اپنا کام کئے جا ہم بھی یقیناً کام کرنے والے ہیں) سے لیکر اس فرمان تک:

﴿ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ ، إِذْ جَاءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللهَ قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً فَإِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ﴾ (الفصلت: ۱۳-۱۴)

(اب بھی یہ روگرداں ہوں تو کہہ دیجئے! کہ میں تمہیں اس کڑک (عذاب آسمانی) سے ڈراتا ہوں جو مثل عادیوں اور ثمودیوں کی کڑک ہو گی۔ ان کے پاس جب ان کے آگے پیچھے سے پیغمبر آئے کہ تم اللہ تعالی کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر ہمارا رب چاہتا تو فرشتوں کو بھیجتا۔ ہم تو تمہاری رسالت کے بالکل منکر ہیں)

یہ ہے رسول اللہ (ﷺ) کی دعوت' آپ (ﷺ) انہیں یہ نہیں فرماتے تھے : اے قریش! آؤ اپنے باپ دادوں کی کہاوتوں اور قصوں افسانوں کی طرف' جیسا کہ تم کہتے ہو' اور نہ ابراہیم (علیہ السلام) اپنی قوم کی طرف آئے اور فرمایا : اپنی کتابوں' باپ دادوں کی کہاوتوں اور قصوں افسانوں کی طرف آؤ' اور نہ ہی انبیاء کرام (علیہم الصلاۃ والسلام) میں سے کسی نبی نے ایسا فرمایا۔ چناچہ تمہاری دعوت شیطانی دعوت ہے نبوی دعوت نہیں۔

شیخ ابو عمرو عبدالکریم الحجوری (حفظہ اللہ)[1]

سوال : وہ مختلف ادیان جیسے اسلام اور ہندومت میں یکسانیت اور مشترک باتیں ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے' اس دعوی کے ساتھ کہ تمام ادیان ایک ہی معبود کی عبادت کی طرف بلاتے ہیں' اور اس کی دلیل میں وہ اہل کتاب (یہود و نصاری)' ہندوؤں اور سکھوں کی کتابوں سے آیات بیان کرتا ہے؟

"حوالہ اوپر بیان ہوا"

جواب : ﴿ مَّا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِن شَيْءٍ ﴾ **(الانعام: ۳۸)**

(ہم نے کتاب میں کوئی چیز نہیں چھوڑی)

اور فرمایا : ﴿ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ﴾ **(المائدة: ۳)**

(آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا)

[1] یہ بھی محدث دیار یمن شیخ مقبل بن ہادی الوادعی (رحمہ اللہ) کے تلامیذ میں سے ہیں، جن کی شیخ مقبل (رحمہ اللہ) نے تعریف فرمائی تھی۔ (مترجم)

اہل کتاب کی کتابوں میں دیکھنا اور انہیں پڑھنا جائز نہیں ' کیونکہ اللہ تعالی نے ہمارا دین مکمل فرمادیا ہے اور ان کی کتابوں سے مستغنی کر دیا ہے ' اور اس نے ایسی کتاب نازل فرمائی جو ان پر مھیمن یعنی نگہان ہے جس نے تمام سابقہ کتابوں کو منسوخ کر دیا ہے۔

﴿ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ وَلاَ تَتَّبِعْ أَهْوَاءهُمْ عَمَّا جَاءكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ﴾ (المائدة: ۴۸)

(اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ ہے ' اس لئے آپ ان کے آپس کے معاملات میں اسی اللہ تعالی کی اتاری ہوئی کتاب کے ساتھ حکم کیجئے ' اس حق سے ہٹ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ جایئے تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے ایک شریعت اور منہج مقرر کر دیا ہے)

صحیح بخاری میں عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ایک حدیث ہے ' فرمایا:

(تم اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں کیوں پوچھتے ہو۔۔۔) اور جسے اس کی تفصیل درکار ہو تو وہ صحیح بخاری میں "کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة" کا مطالعہ کرے۔[۱]

---

[۱] مکمل حدیث اس طرح ہے: امام بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں:

باب نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا فرمان "اہل کتاب سے دین کی کوئی بات نہ پوچھو"

ہم سےموسی بن اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبردی، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے بیان کیا کہ تم اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں کیوں پوچھتے ہو جبکہ تمہاری کتاب جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہوئی وہ تازہ بھی ہے اور محفوظ بھی اور تمہیں اس نے بتا بھی دیا ہے کہ اہل کتاب نے اپنا دین بدل ڈالا اور اللہ کی کتاب میں تبدیلی کردی اور اسے اپنے ہاتھ سے ازخود بناکر لکھا اور کہا کہ یہ اللہ تعالی کی طرف سے ہے تاکہ اس کے ذریعہ دنیا کا تھوڑا سا مال کمالیں۔ تمہارے پاس (قرآن وحدیث کا) جو علم آیا ہے کیا وہ تمہیں ان سے پوچھنے سے روکتا نہیں؟! اللہ کی قسم! میں تو نہیں دیکھتا کہ اہل کتاب میں سے کوئی تم سے اس کے بارے میں پوچھتا ہوجو تم پر نازل کیا گیا ہے۔

(صحیح بخاری حدیث ۷۳۶۳ کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کا بیان)

اور اسی طرح ابن ابی عاصم سے روایت ہے جسے شیخ البانی نے حسن قرار دیا ہے' جابر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ: (عمر (رضی اللہ عنہ) تورات کے کچھ صفحات رسول اللہ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں لے کر آئے' جس پر آپ (ﷺ) بہت غصہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم بھول بھلیوں میں پڑے ہوئے ہو؟ اللہ کی قسم میں تمہارے پاس واضح وشفاف (شریعت) لے کر آیا ہو کہ اگر آج موسی (علیہ السلام) بھی زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری اتباع کے سوا چارہ نہ ہوتا) اس کے بعد سے عمر (رضی اللہ عنہ) نے اہل کتاب کی کتابوں سے پڑھنا چھوڑ دیا۔

امام ذہبی نے بڑی پیاری بات لکھی ہے اپنی کتاب "سیر اعلام النبلاء" میں جناب عبداللہ بن عمرو بن العاص اور کعب احبار (رضی اللہ عنہما) کے ترجمے (حالات زندگی) میں کہ (ان (اہل کتاب) کی کتابوں میں سے کچھ بھی پڑھنا ناجائز ہے)۔

بلکہ امام سخاوی کی تو اسی موضوع پر باقاعدہ ایک کتاب ہے "الاصل الاصیل فی تحریم النقل من التوراۃ والانجیل" ۔ جہاں تک سوال ہے صحیح بخاری میں موجود ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کی اس حدیث کا کہ جس میں ہے: "حدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج" (بنی اسرائیل سے بیان یا روایت کر دیا کرو کوئی حرج نہیں)' تو یہ ان دلائل سے جو ہم نے پہلے بیان کئے جیسا کہ آپ سب سن چکے ہیں' منسوخ ہے۔ دوسرا نقطہ (بنی اسرائیل سے روایت کرنے کے بارے میں) یہ ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے یہ نہیں فرمایا کہ دن رات اسی میں مگن رہو بلکہ آپ (ﷺ) تو عمر (رضی اللہ عنہ) پر بہت غصہ ہوئے تھے جو آپ (ﷺ) کے نزدیک دوسری محبوب ترین ہستی تھی: "أمتهوك أنت يا إبن الخطاب" (کیا تم تذبذب کا شکار ہوا اے ابن خطاب) یعنی آپ (ﷺ) نے انہیں بہت سختی سے منع فرمایا۔

خلاصہ یہ ہے کہ (بنی اسرائیل سے بیان وروایت کرو کوئی حرج نہیں) سے مراد یہ ہے کہ جو قرآن وسنت سے ثابت ہو جائے اسے بیان کردو' جیسا کہ صحیح بخاری ومسلم میں ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے بنی اسرائیل کے ان تین لوگوں کا قصہ جنہوں نے غار میں رات گزاری اور ان کے ساتھ جو کچھ ہوا' تو یہ بنی اسرائیل سے روایت کرنا ہوا کہ نہیں؟ پس بنی اسرائیل سے روایت کرنے کے بارے میں جو صحیح

مؤقف ہے وہ یہی ہے کہ صرف وہی کچھ روایت کیا جائے جس کی تصدیق قرآن وسنت کریں۔ اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ تورات (بائبل) کھولیں اور پڑھنا شروع کر دیں۔

ایک اور نقطہ یہ بھی ہے کہ چلیں صحیح ہے! اگر آپ اس (بائبل) سے نقل کریں گے تو کیا کہیں گے؟ کیا آپ یہ کہیں گے کہ اللہ تعالی نے بائبل میں یہ اور یہ فرمایا؟ پس اگر واقعی وہ (ڈاکٹر ذاکر) ایسا کہے کہ اللہ تعالی نے انجیل میں فرمایا تو یقیناً اس نے اللہ تعالی پر صریح جھوٹ باندھا، کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالی نے کیا ارشاد فرمایا؟ کہ :

﴿ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَـٰذَا مِنْ عِندِ اللّهِ لِيَشْتَرُواْ بِهِ ثَمَناً قَلِيلاً فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُونَ ﴾ (البقرۃ: ۷۹)

(ان لوگوں کے لئے ویل ہے جو اپنے ہاتھوں کی لکھی ہوئی کتاب کو اللہ تعالی کی طرف کی کہتے ہیں اور اس طرح دنیا کماتے ہیں، ان کے ہاتھوں کی لکھائی کو اور ان کی کمائی کو ویل (ہلاکت) اور افسوس ہے)

بصورت دیگر اگر وہ یہ نہیں کہتا کہ اللہ تعالی نے تورات وانجیل میں فرمایا بلکہ محض یہ کہتا ہے کہ تورات وانجیل میں ایسا وارد ہے، تو پھر بھی اس میں کوئی حجت (دلیل) نہیں، کیونکہ اللہ رب العالمین کے کلام کے سوا کوئی چیز حجت نہیں، پس ثابت ہوا کہ اس میں کوئی حجت نہیں (کہ جسے کافروں پر قائم کیا جائے)۔

شیخ یحیٰ بن علی الحجوری (حفظہ اللہ)

مختلف تعریفات کے تحت اپنے آپ کو یہودی، عیسائی اور ہندو کہلوانا

سوال: یہودی کے کیا معنی ہوتے ہیں؟ اس کلمہ "الیھود" کی حقیقت یہ ہے: جو الہ العزیز کی حمد بیان کرے اور اس سے محبت کرے۔۔؟

"...what is the definition of the word jew?.....the actual name of the word jew ..is one who praises god almighty....one who loves god almighty....by definition I am a jew...I love Allah subhanwatala..i praise Him...but if you say Jew with a capital "J" is a citizen of Israel then

am not a Jew…..what is the meaning of the word Christian….Christian means one who agrees with the teachings of Jesus Christ peace be upon him…alhamdulillah, I agree with the teachings of Jesus Christ peace be upon him….in that way I am a Christian….but if you say Christian is a person who worship Christ then am not a Christian….what is the meaning
of the word Hindu…….the word Hindu is a geographical definition…..it means those people who live in the land of Indus valley civilization….those who live in India…I live in india..by definition I am a hindu…..swami Vivekananda said hindu is a geographical definition …swamin vivekanda says it's a misnoma…..the correct word should be vedantist….because hindus follow the Vedas….vedantist should be the right word….hindu is a misnoma….but if you say hindu is a person who does idol worship then am not a hindu…..what's the meaning of the word Muslim…muslim is a person who submits his will to Allah subhanwatala….i submit my will to allah subhanwatala am a muslim…." (Symposium- religion in the right perspective)

حوالہ : "--لفظ یہودی کی کیا تعریف ہے؟--یہود لفظ کا اصل معنی جو خدا تعالی کی تعریف کرتا ہے--جو خدا تعالی سے محبت کرتا ہے--اس تعریف کے اعتبار سے میں ایک یہودی ہوں--میں اللہ سبحانہ وتعالی سے محبت کرتا ہوں--اور اس کی تعریف بیان کرتا ہوں--لیکن اگر آپ جیو (یہودی) کیپٹل حروف "جے" سے کہیں گے جو کہ اسرائیل کا باشندہ ہے تو میں وہ یہودی نہیں--کرسچن لفظ کے کیا معنی ہے--کرسچن کے معنی ہے جو عیسی (علیہ الصلاۃ والسلام) کی تعلیمات سے متفق ہو--الحمدللہ، میں عیسی (علیہ الصلاۃ والسلام) کی تعلیمات سے متفق ہوں--اس طور پر میں بھی ایک کرسچن ہوں--لیکن اگر آپ کہیں کہ کرسچن وہ شخص ہے جو عیسی (علیہ الصلاۃ والسلام) کی عبادت کرے تو میں کرسچن نہیں--لفظ ہندو کا کیا معنی ہے--ہندو ایک جغرافیائی تعریف ہے--اس کا معنی ہے جو تہذیبِ وادیٔ سندھ کے زمین میں رہتا ہے--جو انڈیا میں رہتا ہے--میں انڈیا (ہندوستان) میں رہتا ہوں--اس تعریف کے اعتبار سے میں ایک ہندو ہوں[۱]--سوامی ویویک آنندا نے کہا ہندو ایک جغرافیائی تعریف ہے--سوامی ویویک آنندا کہتے ہیں کہ یہ غلط لفظ استعمال کرنا ہے--صحیح لفظ ویدی ہونا چاہیے--کیونکہ ہندو ویدا کی پیروی کرتے ہیں--ویدی ہی صحیح نام ہونا چاہیے--ہندو کہنا غلط انتساب ہے--لیکن اگر کہتے ہیں کہ ہندو وہ شخص ہوتا ہے جو بتوں کا پوجا کرتا ہے تو میں وہ ہندو

[۱] کیا یہ بات عقل سے فائق نہیں کہ ڈاکٹر صاحب ایک طرف تو مختلف صحیح و غلط تعریفات کے اعتبار کرتے ہوئے اپنے آپ کو یہودی، عیسائی اور ہندو تک کہلوا رہے ہیں جو یقیناً کفریہ ادیان ہے اور دوسری طرف اس بات سے منع کرتے ہیں کہ کوئی مسلمان اپنے آپ کو صحیح تعریف یعنی قرآن وسنت اور سلف صالحین کے راستے پر چلتے ہوئے اہلسنت والجماعت، اہلحدیث یا سلفی کہلوائے اور اسے فرقہ پرستی گردانتے ہیں۔ (جمعیت اہلحدیث انڈیا کی کانفرس میں سوال وجواب کی نشست) (مترجم)

نہیں۔۔ مسلمان کا معنی کیا ہے۔۔ مسلمان وہ ہوتا ہے جو اپنی خواہشات کو اللہ تعالی کی رضا کے تابع فرمان کرلیتا ہے۔۔ میں اللہ تعالی کی رضا کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں تو میں مسلمان ہوں[1]۔۔"

(سمپوزیم—دین صحیح تناظر میں)

جواب: یہ بات صحیح نہیں علماء کرام بیان کرتے ہیں کہ یہود ایک شخص جس کا نام ھودا تھا کی طرف نسبت ہے' اور کہا جاتا ہے کہ ان کے قول میں سے ہے ﴿ إناھدنا إليك ﴾ جبکہ یہودی کا معنی کہ وہ اللہ تعالی سے محبت کرنے والے ہیں' تو ان کے لئے محبت کہاں! اس کا معنی تو یہ ہوا کہ آپ ان کے جھوٹے دعوی کی تصدیق کر رہے ہیں:

﴿ وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى نَحْنُ أَبْنَاء اللّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ ﴾ (المائدة: ١٨)

(یہود و نصاری کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالی کے بیٹے اور اس کے دوست ہیں)

جس کے جواب میں اللہ تعالی نے یہ ارشاد فرمایا:

﴿ قلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُم بِذُنُوبِكُم بَلْ أَنتُم بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاء وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاء وَلِلّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴾ (المائدة: ١٨)

(آپ کہہ دیجئے کہ پھر تمہیں تمہارے گناہوں کے باعث اللہ تعالی کیوں سزا دیتا ہے؟ نہیں بلکہ تم بھی اس کی مخلوق میں سے ایک انسان ہو وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے' اور جسے چاہتا ہے عذاب کرتا ہے' زمین وآسمان اور ان کے درمیان کی ہر چیز اللہ تعالی کی ملکیت ہے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے)

تو آپ اس میں یہود کے ان اقوال کی اور ان کے اس جھوٹے دعوی کی تصدیق کر رہے ہیں جن کا رد اللہ رب العالمین نے فرمایا:

﴿ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّهِ حَدِيثًا ﴾ (النساء: ٨٧)

[1] کیا جو گنہگار مسلمان بعض باتوں میں اپنی خواہش کو اللہ تعالی کی رضا کے تابع فرمان نہیں کرتا وہ مسلمان نہیں! ڈاکٹر صاحب کی جو منطقی گھتی چلی آرہی ہے اس تقریر میں اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے۔ (مترجم)

(اللہ تعالی سے ذیادہ سچی بات والااور کون ہوگا)

سوال : اس تعریف کے اعتبار سے میں ایک یہودی ہوں کیونکہ میں اللہ تعالی سے محبت کرتا ہوں اور اسکی حمد بھی بیان کرتا ہوں؟

"حوالہ اوپر بیان ہوا"

جواب : "من قال إنه علی دين غير الإسلام فهو كما قال" (بخاری) (جو یہ کہے کہ وہ اسلام کے سوا کسی اور دین پر ہے تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا) اور یہ قول بہت خطرناک ہے کہ فلاں تعریف کے اعتبار سے میں یہودی ہو، اور فلاں کے اعتبار سے میں نصرانی ہوں، یہ صحیح دعوت نہیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے :

﴿ لِيَمِيزَ اللّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَىَ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعاً فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ أُوْلَـئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴾ (الانفال: ۳۸)

(تاکہ اللہ تعالی ناپاک کو پاک سے الگ کردے اور ناپاکوں کو ایک دوسرے سے ملادے، پس ان سب کو اکھٹا ڈھیر کردے پھر ان سب کو جہنم میں ڈال دے۔ ایسے لوگ پورے خسارے میں ہیں)

چناچہ اس سے پرہیز کرنا اور کافروں سے تمیز اختیار کرنا واجب ہے، اللہ تعالی نے مسلمانوں کو شرف عطاء فرمایا ہے :

﴿ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ، وَطُورِ سِينِينَ ، وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ، لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ، ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ ، إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴾ (التين: ۱-۶)

(قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔ اور طور سینین کی۔ اور اس امن والے شہر کی۔ یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔ پھر اسے نیچوں سے نیچا کر دیا۔ لیکن جو لوگ ایمان لائے اور (پھر) نیک عمل کیئے تو ان کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا)

مسلمان (ان آیات میں) کافروں جیسی اہانت وذلت سے مستثنی ہیں اور تم اپنے آپ کو ان کافروں کے درجے تک گرا رہے ہو؟ اور اسی طرح اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ وَالْعَصْرِ ، إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ، إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴾ (سورة العصر)

(زمانے کی قسم۔ بیشک (بالیقین) انسان سراسر نقصان میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیئے اور (جنہوں نے) آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی)

اور تم اپنے آپ کو ان خسارہ پانے والوں کے مرتبے تک گرا رہے ہو یہ کہہ کر کہ تم یہودی ہو تم نصرانی ہو' اور ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے ثابت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: **"من تشبه بقوم فهو منهم"** (جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے)

شیخ ابو عمرو عبدالکریم الحجوری (حفظہ اللہ)

غیر مسلموں کی کتابوں سے اتمامِ حجت کرنا

سوال: شیخ لیکن وہ کہتا ہے کہ ہم ایسا محض ان پر جیسے نصاری پر حجت تمام کرنے کے لئے کرتے ہیں؟

جواب: اگر وہ ان پر قرآن وسنت کے دلائل کی ان پر وضاحت کرتے ہیں اور قرآن وسنت کے ہی ذریعہ ان پر حجت تمام کرتے ہیں' پھر کہیں آخر میں جا کر چند ایک باتیں ان کی کتابوں سے بطور استشہاد بیان کرتے ہیں' (تو اس کی کچھ گنجائش بن سکتی ہے) اگرچہ اس طریقے کے بارے میں بھی علماء کرام میں اختلاف ہے۔ چناچہ

پھر بھی یہ اسے حجت نہیں کہہ سکتے ' بلکہ (شاید کچھ معمولی سے فوائد کا حصول ہو پائے بس)۔ لیکن اس کا ان کتابوں کو بطور قابل اعتماد و صحیح حجت کے پیش کرنا ناجائز ہے ' کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ ان کے کتابوں میں جو تحریف شدہ باتیں ہیں وہ تو ہمارے دین کے سرار خلاف ہیں۔ یہ حرام ہے کہ قرآن اور ان کی کتابوں سے بیک وقت چیزوں کو ثابت کیا جائے۔ ہم پر یہ واجب ہے کہ ہم قرآن وسنت سے ہی تمام باتوں کی وضاحت کریں اور انہی کے ذریعہ حجت تمام کریں ' اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

"فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَخَافُ وَعِيدِ" (ق: ۴۵)

(اس قرآن کے ذریعے انہیں دعوت وتذکیر کیجئے جو میری وعید سے ڈرتے ہیں)

یہ نہیں فرمایا کہ تورات ' انجیل یا مجھے یاد نہیں ہندوؤں ' بدھ مت اور سکھوں کی کتابوں کے نام یعنی ان کے ذریعہ ڈراؤ یا آگاہ کرو۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اگر وہ قرآن وسنت سے ہر چیز بیان کرتا ہے اور ان ہی ذریعہ کافروں پر حجت تمام کرتا ہے جیسا کہ یہی مشروع ہے ' پھر کہیں جاکر آخر میں اگر وہ چاہے تو (کچھ علماء کرام کے نزدیک) بعض حوالہ جات ان کی کتابوں سے نقل کر سکتا ہے جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا۔ لیکن اس کا ان کی کتابوں کو بطور حجت لانا اور ان کے ذریعہ ان سے مناظرے وڈبیٹ کرنا ' یہ حرام ہے۔

مشکلات وتنازعات کے حل کے لئے بائبل اور دیگر کتب ادیان کی جانب رجوع کیا جائے!!!

"if you analyze..you see in the world around you......you see in the world around you....that how many people are actually accepting....today islaam is the fastest growing religion in the world.....there may be stray incidences somewhere around in the world....there are black sheeps in every community....but you will not be able to point out as a whole.....that where in the world are people forcing other non Muslim to accept islaam at the point of the sword....very rare....in fact they are getting harassed because they are Muslims.....now this thing can only be solved if you go back ...if you go back to the bible.....if you read the bible ...Jesus Christ peace be upon him said....its mentioned in the gospel of Mathew chapter no.5 verse no. (unclear))....that if anyone strikes you in the right cheek offer him the other....if anyone strikes you in the right cheek offer him the other....if someone asks you to walk with him one mile ...walk with him twain.....if someone asks for a shirt give him the cloak...so jesus christ peace be upon him, a messenger of Almighty God, he shows how should

we behave....he said ...love your neighbor....so if you analyse..if you go back to the scripture....i don't find anywhere Jesus Christ peace be upon him himself...prescribes....that ...you harass the Muslims....therefore I tell all the human being ...that go back to the scripture which you consider to be the most holiest ....whichever scripture.....you consider...at least go back to your scripture....as the quraan says in surah ali imraan chapter 3 verse 64.....tala ila kalimatin sawaaimbaina wa bainakum.....come to common terms as between us and you.....which is the first term ...Allah na'abuda ilAllah......that we worship none but Allah....and this i will be dealing tomorrow on the topic-universal brotherhood...that how can you get communal harmony...by going back to the scriptures... and if you go back to the scripture....then you will find that the concept of universal brotherhood is one in all scriptures....."

(Terrorism & Jihaad- an islaamic perspective- released by Peace Center)

حوالہ : " اگر آپ تجزیہ کریں۔۔آپ اس دنیا میں دیکھیں گے۔۔کہ آج کتنے لوگ واقعی اسلام قبول کر رہے ہیں۔۔اسلام دنیا کا سب سے زیادہ تیزی سے پھیلنے والا دین ہے۔۔ہاں (مسلمانوں میں بھی) کچھ گمراہ کن واقعات ہو سکتے ہیں دنیا میں۔۔۔ہر قوم میں کچھ سیاہ بھیڑیں تو ہوتی ہی ہیں۔۔۔لیکن آپ مجموعی طور پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ دنیا میں کہیں مسلمانوں نے غیر مسلموں کو اسلام قبول کرنے پر تلوار کے زور مجبور کیا ہو۔۔۔بہت ہی شاذ و نادر (ایسا ہوا ہو) ۔۔۔در حقیقت لوگ خود ہی ڈر جاتے ہیں یہ جان کر کہ یہ لوگ مسلمان ہیں۔۔۔اور یہ مسئلہ اسی صورت میں حل ہو سکتا ہے جب بائبل کی جانب رجوع کریں گے۔۔اگر آپ بائبل پڑھیں گے۔۔عیسی (علیہ السلام) نے فرمایا۔۔یہ میتھیو کی انجیل کے سورت نمبر ۵ اور آیت نمبر۔۔(غیر واضح الفاظ)۔۔میں وارد ہے کہ اگر کوئی آپ کے ایک گال پر تھپڑ مارے تو اسے اپنا دوسرا گال بھی پیش کر دو۔۔اگر کوئی آپ سے ایک میل ساتھ چلنے کو کہے تو آپ دو میل اس کے ساتھ چلو۔۔اگر کوئی تم سے قمیص کا سوال کرے تو اسے اپنی چادر تک دے دو۔۔پس عیسی (علیہ السلام) جو کہ اللہ تعالی کے ایک پیغمبر ہیں' وہ سکھاتے ہیں کہ ہم کس طرح لوگوں سے پیش آئیں۔۔انہوں نے فرمایا اپنے پڑوسیوں سے محبت کرو۔۔اگر آپ تجزیہ کریں۔۔اگر آپ مقدس کتابوں کی جانب رجوع کریں۔۔میں نے کہیں نہیں پایا کہ عیسی (علیہ السلام) نے خود کہیں تجویز کیا ہو کہ مسلمانوں کو ڈراؤ۔۔اسی لئے میں تمام بنی نوع انسان سے یہ کہتا ہوں۔۔کہ اس کتاب کی جانب رجوع کرو جو تمہارے نزدیک سب سے زیادہ مقدس ہو۔۔کوئی بھی مقدس کتاب ہو۔۔جو آپ سمجھتے ہیں۔۔کم از کم اپنی مقدس کتابوں کی طرف تو رجوع کرو۔۔جیسا کہ قرآن کریم

سورۂ آل عمران سورت ۳ آیت ۶۴ میں فرماتا ہے ﴿ تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ﴾ (ہم میں اور تم میں جو بات مشترک ہے اس کی طرف آؤ) سب سے پہلی مشترکہ بات کیا ہے ﴿ الا نعبد الا اللہ ﴾ (کہ ہم اللہ تعالی کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں) اور اس کے بارے میں میں کل اپنی تقریر "عالمی بھائی چارہ" میں بات کروں گا۔۔کہ کس طرح آپ مقدس کتابوں کی جانب رجوع کر کے باہمی محبت والفت حاصل کر سکتے ہیں۔۔اور اگر آپ مقدس کتابوں کی جانب رجوع کریں گے تو آپ پائیں گے کہ عالمی بھائی چارے کا تصور ان تمام کتابوں میں یکساں ہے"

(دہشتگردی اور جہاد ـــ ایک اسلامی تناظر نشر کردہ پیس سینٹر)

ہندوؤں کی کتابیں بھی مقدس و مستند ہیں

.."the best and the most appropriate method of understanding a religion is to try and authentic sources , the authentic scriptures of that religion, if we have to understand Hinduism we have to understand the authentic sources the authentic sacred scriptures of Hinduism and the most sacred scriptures in Hinduism are the Vedas..the Vedas are followed by the Upanishad, the ithihaas- ramyan mahabarat, bhagvat gita by the puranas manusmriti etc…"

('Similarities between Hinduism and Islam', Chennai)

"۔۔کسی مذہب کو جاننے کا سب سے بہترین اور موزوں ترین طریقہ اس مذہب کی مستند کتابیں ہیں' اگر آپ ہندومت کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں تو ہمیں ہندومت کے معتبر ذرائع یعنی ان کی مستند کتابوں کو سمجھنا ہوگا' اور ہندومت کی سب سے مستندترین کتاب ویدائیں ہیں۔۔ویدائیں پرانا ز مانوس مریتی وغیرہ کی اپنیشاد' اتہاس' رمائن' مہابھارت' بھگوت گیتا ہیں۔"

(ہندومت اور اسلام میں یکسانیت' چینائی)